اللہ تبارک وتعالی
کی عظیم نعمتیں

﴿جلد اول﴾

تالیف

محمد عبدالعزیز غازی

خطیب لال مسجد اسلام آباد

فہرست

......☆☆☆......

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس حسین اور خوبصورت کائنات میں اپنی مخلوق کے لئے ان گنت نعمتیں پیدا کی ہیں اور ہر نعمت کو کئی نعمتوں کا مجموعہ بنایا ہے۔

قرآن مجید میں قدرے تفصیل سے ان نعمتوں کا تذکرہ مختلف مقامات پر موجود ہے، اور سورۂ رحمٰن میں تو رب کریم نے ان نعمتوں کا تذکرہ کرنے کے بعد بار بار "**فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ**" (تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے) کہہ کر، انس وجن کو اپنی نعمتوں کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہر نعمت ایسی ہے کہ ساری دنیا کے انسان اور بڑی بڑی کمپنیاں لاکھوں کروڑوں ڈالر خرچ کر کے بھی ایسی ایک نعمت تیار نہیں کر سکتے، مثلاً کیا سارے انسان مل کر ایک آم، ایک سیب، ایک انار کا دانہ تیار کر سکتے ہیں؟ یا ایک حقیقی پھول یا اس کا صرف ایک پتا تیار کر سکتے ہیں؟ یا اربوں کلو سونا خرچ کر کے ایک حقیقی دل یا دماغ تیار کیا جا سکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر وہ کون سی عظیم قدرتوں والی ذات ہے، جس نے اس فانی دنیا میں نعمتوں کے اتنے انبار لگا دیئے کہ ہم گننا بھی چاہیں تو نہ گن سکیں، بس یہی سوچ اور فکر پیدا کرنے کے لئے یہ مضمون لکھا گیا، اگر اس میں کوئی خوبی نظر آئے تو یہ بھی اسی ذات کا فضل اور انعام ہے۔ اور اگر مضمون کی ترتیب میں خامی نظر آئے اور یقیناً نظر آئے گی، اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزیں بے عیب ہوتی ہیں اور انسان کی بنائی اور تیار کی ہوئی چیزوں میں کوشش کے باوجود عیب رہ جاتا ہے۔ اس لئے کوئی خامی نظر

آئے تو اس کو میری کوتاہی سمجھئے گا اور مجھے متوجہ کر دیجئے گا۔

محمد عبدالعزیز غازی

خطیب؛ لال مسجد اسلام آباد

مہتمم ؛ جامعة العلوم الاسلامية الفريدية

و

شاخهائے جامعه سیده حفصه شهیدهؓ

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ ○ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ○ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ○ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ○ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ و قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ و قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا.

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم ترین نعمتیں

قرآن مجید ایک عظیم نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سارے انسانوں پر اتنے انعامات واحسانات فرمائے ہیں کہ انسان گن نہیں سکتا، شمار نہیں کر سکتا۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اور خصوصاً سورۃ رحمٰن میں بہت ساری نعمتوں کو بیان فرمایا ہے، لیکن ان نعمتوں میں سب سے مقدم قرآن کی نعمت کو بیان کیا ہے۔ قرآن اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا تعارف کراتی ہے۔ جنت کے حسین مناظر کا تعارف کر کے جنت میں لے جانے والے

اعمال کی ترغیب دیتی ہے۔ جہنم کے ہولناک مناظر کو بیان کر کے جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرتوں، رفعتوں، بلندیوں کو بار بار بیان کر کے اللہ کی عظمت، رفعت اور بلندی کا یقین دل میں بٹھاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو بار بار بیان کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے عظیم احسانوں کو اور انعاموں کو یاد دلاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتوں کو بیان کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرت کا یقین دلاتی ہے۔ یہ وہ واحد کتاب ہے کہ انسان کے دل ودماغ میں اپنی جگہ بنالیتی ہے۔ دنیا کی کتابوں کو الماریوں اور ریکوں میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب انسانوں کی اعلیٰ جگہ یعنی دل ودماغ میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ اسی کتاب نے عربوں کے پست ترین دور کو اعلیٰ ترین دور بنا دیا اور پست ترین لوگوں کو دنیا کا امام بنا دیا۔ جن پر حکومت کرنے کو کوئی تیار نہ ہوتا تھا ان کو دنیا پر حکومت کرنے والا بنا دیا۔ جن کے شر سے اپنے بھی محفوظ نہ تھے، ان کو ساری دنیا کے لئے خیر اور نفع کا باعث بنا دیا۔ یہی وہ عظیم کتاب ہے جس کو جتنی بار پڑھا جائے لذتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے دل اکتاتا نہیں ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو ہر انسان سے اس کے علم اور دانش کے مطابق گفتگو کرتی ہے۔ ہر ایک کو اپنے علم کے مطابق اس کتاب میں لذت حاصل ہوتی ہے اور نئے نئے فوائد ملتے ہیں۔ مختلف علوم کے ماہرین فن جب اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کو اپنے اپنے میدانوں میں قرآن مجید میں عظیم فوائد اور نکات حاصل ہوتے ہیں۔ بڑے سے بڑا علم والا ہو یا کم سے کم علم والا جو بھی قرآن کا مطالعہ کرے قرآن اس کو اس کے لیول اور علم کے مطابق فائدہ دیتا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کا سو بار مطالعہ کرو تو ہر بار نئے علوم اور فوائد ملتے ہیں۔ اسی کتاب پر عمل کر کے انسان اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اور جنت کے اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے حفظ کرنے والے حافظ کے والدین کو قیامت کے دن سورج سے زیادہ نورانی تاج ملیں گے اور جو حافظِ قرآن یاد کر کے اس پر عمل کرے گا تو اسے اپنے خاندان کے دس افراد کو جنت میں

لے جانے کی اجازت دی جائے گی۔ جو قرآن مجید کا حافظ بن جاتا ہے وہ کبھی پاگل نہیں ہوتا، نہ آخری عمر میں اس کا دماغ خراب ہوتا ہے۔ نہ ہی حافظ قرآن کو قبر میں کیڑے کھائیں گے۔ یہی وہ عظیم کتاب ہے جس پر عمل کرنے والوں کو عزتوں اور رفعتوں سے نوازا جاتا ہے، اوراس کتاب کو چھوڑ دینے والوں کو ذلت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کے سارے پہلوؤں کو ہر اعتبار سے اجاگر کیا گیا ہے۔ آج اگر دنیا میں قرآنی دستور نافذ ہو جائے تو سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں، ساری پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں، ساری قتل وغارت گری جو ہمارے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو رہی ہے ختم ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید کا ایک حرف بغیر وضو کے زبانی پڑھا جائے تو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ باوضو پڑھا جائے تو پچیس نیکیاں ملتی ہیں۔ نماز میں بیٹھ کر انسان اگر ایک حرف پڑھے تو پچاس نیکیاں ملتی ہیں اور اگر کھڑے ہو کر نماز میں قرآن مجید کو پڑھا جائے تو ایک حرف پر سو نیکیاں ملتی ہیں۔ قرآن مجید اللہ رب العزت سے باتیں کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس عظیم نعمت سے فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی اس نعمت سے فائدہ پہنچائیں۔ قرآن مجید کی نعمت کو بیان کرنے کے لئے تو کئی کتابیں چاہییں۔ مختصر چند باتیں قرآن کی نعمت کے بارے میں عرض کر دی ہیں۔ قرآن مجید سے تعلق جوڑیں اور کسی اچھے قاری سے صحیح پڑھنا سیکھیں۔ کسی عالم دین سے اس کا ترجمہ اور تفسیر سیکھیں۔ اپنے بچے اور بچیوں کو حافظ عالم بنائیں اور پورے عالم میں قرآنی علوم کی دھوم مچا دیں۔

حضرت محمد ﷺ کائنات کی عظیم ترین نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سارے انسانوں پر عظیم احسان فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کو ہم سب کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ ساری انسانیت ظلم وستم، جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹک رہی تھی، بھائی بھائی کا دشمن تھا، بچیوں کو زندہ

در گور کیا جا رہا تھا، عورتوں کو کوئی حقوق حاصل نہ تھے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیوں میں سینکڑوں قتل ہو جاتے تھے۔ ان حالات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانیت پر عظیم احسان فرمایا کہ حضرت محمد عربی ﷺ کی عظیم ترین نعمت عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ O

ترجمہ: تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے مؤمنوں پر عظیم احسان فرمایا کہ انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا، جو ان پر ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں اور ان کو قرآن وحدیث کی باتیں سکھاتے ہیں۔ اگرچہ لوگ اس سے قبل گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

میرے دوستوں، ماؤں، بہنوں! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کائنات کے اندر ساری مخلوق پر اتنے احسانات وانعامات فرمائے ہیں کہ ہم گن نہیں سکتے۔ لیکن ان سارے انعامات پر احسان کا لفظ نہیں فرمایا، صرف ایک نعمت ایسی ہے جس نعمت کے عطا کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: کہ ہم نے انسانوں پر عظیم احسان فرمایا اور وہ نعمت حضرت محمد ﷺ کی عظیم ترین نعمت ہے۔ آپ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عظیم صفات سے نوازا تھا۔ چہرے کو ایسی چمک دی جب رات کو گھر میں تشریف لاتے تو گھر منور ہو جاتا تھا۔ جس گلی سے گذر جاتے وہ آپ کی خوشبو سے مہکتی رہتی تھی۔ جس کے سر پر ہاتھ پھیر دیتے تو اس کا سر خوشبو سے مہک جاتا تھا۔ پسینہ آتا تھا تو ساری دنیا کی خوشبوؤں سے زیادہ اس پسینے میں خوشبو ہوتی تھی۔ اخلاق تھے تو ساری کائنات میں سب سے اعلیٰ اخلاق آپ ﷺ کو حاصل

تھے۔امت اور انسانیت کا درد آپ ﷺ کو سب سے زیادہ تھا۔عبادت کرتے تو اتنی عبادت کرتے کہ آپ کے پاؤں میں ورم آجاتا۔امت کے درد وغم میں روتے تو ہنڈیا کے کھولنے کی سی آواز آیا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اُمی ہونے کے باوجود انسان کے پیدا ہونے سے لے کر مرتے دم تک کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس کے لئے ہدایات نہ دی ہوں۔ احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن کے بعد آپ ﷺ کی احادیث معجزانہ احادیث ہیں۔جیسے قرآن جیسی کتاب کوئی نہیں لاسکتا اسی طرح آپ ﷺ کی احادیث جیسی احادیث کوئی نہیں لاسکتا۔انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تو دنیا میں اور بھی آئے لیکن ان پر نازل کی گئی کتابیں اور نبیوں کے اقوال محفوظ نہ رہ سکے،جبکہ آپ ﷺ پر نازل کی گئی کتاب قرآن مجید اور آپ ﷺ کی احادیث اور آپ ﷺ کی ایک ایک ادا اور آپ ﷺ کی جسمانی صفات ہر ایک چیز محفوظ ہے۔احادیث کی کتابوں کو لیجئے وہاں ''کتاب الوضوء'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے وضو فرمایا اور وضو کے لئے کیا ہدایات دیں ''کتاب التیمم'' نظر آئے گا کہ آپ نے تیمّم کیسے فرمایا کیا ہدایات دیں، ''کتاب الصلاۃ'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے نماز پڑھی اور نماز کے لئے کیا ہدایات دیں، ''کتاب الصوم'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے روزے رکھے اور روزوں کے لئے کیا ہدایات دیں، ''کتاب الحج'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے حج اور عمرہ فرمایا اور اس کے لئے کیا ہدایات دیں، ''کتاب الزکوٰۃ'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے لئے کیا ہدایات دیں۔اسی طرح ''کتاب البیوع'' نظر آئے گا، جہاں تجارت کے تمام اصول، تمام ضابطے، کون سی صورتیں جائز ہیں، کون سی صورتیں ناجائز ہیں، ساری تفصیلات نظر آئیں گی۔کتاب النکاح نظر آئے گی، جہاں نکاح کے تمام قواعد وضوابط اور اس کے لئے تمام ہدایات نظر آئیں گی۔ ''کتاب الحدود'' اور ''کتاب التعزیرات'' نظر آئے گی، جہاں تمام جرائم کی سزاؤں اور ان کے قواعد وضوابط نظر آئیں گے۔کتاب الجہاد نظر آئے گا، جہاں جہاد کے تمام قواعد وضوابط اور

اصول نظر آئیں گے۔کتاب الآداب نظر آئے گا، جہاں زندگی کے تمام پہلوؤں کے سارے آداب پر بحث نظر آئے گی۔غرض یہ کہ آپ ﷺ نے زندگی کے سارے آداب، سارے قواعد وضوابط ارشاد فرمائے اور اللہ رب العزت نے ان کو محفوظ رکھا۔آپ ﷺ نے بہت سارے کام کئے مثلاً یہ کہ سرمہ لگایا تو کیسے لگایا، تیل لگایا تو کیسے لگایا، آپ ﷺ سوئے تو کیسے سوئے، آپ ﷺ نے کنگھی کی تو کیسے کی، آپ ﷺ نے ناخن کاٹے تو کیسے کاٹے، غرض یہ کہ زندگی کی ساری چیزیں، ساری ادائیں آپ ﷺ کی محفوظ کرلی گئیں۔اس لئے کہ آپ ﷺ کو قیامت تک کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا۔جبکہ باقی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو محدود وقت تک نبوت دے کر بھیجا گیا۔آج ہم عیسائیوں اور یہودیوں سے سوال کریں کہ بتاؤ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کنگھی کیسے کی، ناخن کیسے کاٹے، تیل کیسے لگایا، نماز کیسے پڑھی، روزے کیسے رکھے، تجارت کے کیا اصول بتائے، جہاد کے کیا اصول بتائے، تو ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔جبکہ الحمد اللہ ہم مسلمانوں کے پاس زندگی کے سارے آداب، سارے طور طریقے، حکومت کرنے، عدالتی نظام سے لے کر گھریلو زندگی تک کے سارے آداب، قواعد وضوابط قرآن میں اور احادیث پاک کے عظیم ذخیروں میں موجود ہیں۔خدارا کچھ وقت نکال کر حدیث پاک کے ان ذخیروں کا مطالعہ کیا کریں اور موتیوں کے ان سمندروں سے موتی نکال نکال کر خود بھی استفادہ کریں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

انسانی اعضاء ایک نعمت

جب انسان کسی دور دراز علاقے، کسی دیس کے سفر کا ارادہ کرتا ہے تو لوگوں سے بار بار وہاں کے حالات کے بارے میں پوچھتا ہے کہ وہ علاقہ، وہ دیس کیسا ہے وہاں کی آب وہوا کیسی ہے؟ سردی گرمی کیسی ہے کن کن چیزوں کی ضرورت پڑے گی، پھر پوچھ

پوچھ کر اپنی مکمل تیاری کرتا ہے، ضرورت کا سامان لے کر روانہ ہوتا ہے مگر راستہ میں ہی معلوم ہوتا ہے کہ فلاں چیز کی ضرورت تھی وہ ساتھ نہ لا سکا، اسی طرح جب اس دیس، اس علاقہ میں پہنچتا ہے تو کچھ دن بعد معلوم ہوتا ہے کہ فلاں فلاں چیز کی شدید ضرورت تھی مگر میں نہ لا سکا اور فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہی نہ تھی بلا وجہ کا بوجھ اٹھا لایا۔

مگر ذرا سوچیئے جب ہم اس دنیا کے طویل ترین سفر پر روانہ ہونے والے تھے کیا ہمیں دنیا کے حالات اور یہاں کی ضروریات کے بارے میں کچھ بھی علم تھا؟ بالکل ہی نہیں، مگر ہمارے عظیم محسن، کائنات کی ہر مخلوق کے عظیم محسن ومنعم اللہ تبارک وتعالیٰ کو دنیا کی ساری مخلوقات کی ضروریات کا علم تھا اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کی چیزیں عطا فرمائیں وہاں انسانوں کو بھی ضرورت کی تمام چیزیں عطا فرمائیں اس طرح کہ کچھ چیزیں تو اس کے جسم میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ سمو دیں کہ اسے اپنے جسم میں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی چیز زائد محسوس ہوتی ہے اسی طرح بہت ساری ضرورت کی چیزیں وسیع وعریض کائنات میں سمو دیں، اگر ان نعمتوں میں سے ایک نعمت بھی دنیا میں نہ ہو تو دنیا کا سارا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے، مثلاً سارے انسانوں کے پاس عقل نہ ہو، آنکھیں نہ ہوں، زبان نہ ہو یا دنیا میں ہوا نہ ہو، پانی نہ ہو، سورج نہ ہو، تو دنیا کا سارا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

ترجمہ: ’’اور اس نے تمہیں تمہاری ضرورت کی تمام چیزیں عطا کیں اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔‘‘

نعمتوں کی دو قسمیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں دو قسم کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک وہ نعمتیں جو ہمارے جسم میں ہیں دوسری وہ نعمتیں جو ہمارے جسم سے باہر ہیں۔

جسم انسانی میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا عجیب وغریب نعمتیں رکھی ہیں، پھر ہر ہر نعمت کتنی ہی بے شمار نعمتوں کا مجموعہ ہے اس کا احاطہ اور شمار کرنا تو ہمارے بس میں نہیں۔ صرف غور وفکر پیدا کرنے کے لئے چند نعمتوں کا ذکر کیا جائے گا، اگر کچھ وقت نکال کر ان نعمتوں کے بارے میں ہم غور وفکر کرنے والے بن جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہزاروں نعمتوں اور قدرتوں کا یقین دل میں سما جائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی جو عام فضا بن رہی ہے، اس میں کمی آ جائے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر انسان ناشکرے ہیں۔

جسم ایک نعمت

جسم کی نعمت ہزاروں، لاکھوں نعمتوں کا حسین مجموعہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم کو بڑے پیارے انداز میں سنوارا اور بنایا ہے، ارشاد باری ہے:

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

ترجمہ: ’’قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی بے شک ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا۔‘‘

یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھا کر انسان کی بناوٹ اور سجاوٹ کے حسین ہونے کی خبر دی ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَاراً وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ هُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: ''اللہ تبارک وتعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے آرام کرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا، اور تمہاری صورت بنائی پس تمہیں خوبصورت بنایا اور تمہیں پاکیزہ روزی عطا کی پس (جس نے یہ سب نعمتیں دیں) اللہ تبارک وتعالیٰ ہیں جو رب ہے تمہارا پس اللہ تعالیٰ بڑی برکت والے ہیں جو رب ہیں سارے جہانوں کے، وہی زندہ ہے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں پس اسی کو پکارو خالص اسی کی بندگی کرتے ہوئے، تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کے پالنے والے ہیں۔''

ایک مقام پر ارشاد باری ہے:

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ترجمہ: ''اور تمہارے اندر نشانیاں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔''

یہاں استفہام امر (حکم) کے معنیٰ میں ہے کہ بنظرِ عبرت دیکھو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں ایک پانی کے قطرہ سے بنایا اور سنوارا اور کس طرح حسین اور خوبصورت جسم والا بنا دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایک وقت تھا کہ ہم زمین کے ذرّات میں تھے اور پھر اس کے بعد

ایک وقت آیا کہ ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں ہماری پرورش ہوئی اس تاریک مقام میں تمام اعضا اپنے اپنے مقام پر فٹ ہوئے، دل، پھیپھڑے، جگر، گردے، ناک، کان، آنکھیں، ہاتھ، پاؤں سب کو اپنے اپنے مقام پر اس حسن اور خوبصورتی کے ساتھ جوڑا گیا کہ انسان اس کے اندر کوئی عیب نہیں نکال سکتا۔

نظر بسوئے خود کن تو جان دلربائی
مفگن بخاک خود را کہ تو از بلند جائی
تو ز چشم خود نہانی تو کمال خود چہ دانی
چوں دراز صدف برون آئے کہ تو بس گراں بہائی

ترجمہ: ''ذرا اپنی جانب نظر تو کر، تو خود جانِ دلربائی ہے، تو اپنے کو خاک میں نہ ڈال (گناہوں میں ڈال کر) اس لئے کہ تو بلند جگہ (جنت) کا رہنے والا ہے تو اپنی آنکھ سے خود پوشیدہ ہے تو اپنا کمال کیا جانے، موتی کی طرح سیپی سے نکل آ، تو تو بڑی بھاری قیمت والا ہے۔''

انسانی تخلیق کے مختلف مراحل، انسان مٹی میں

ذرا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ کبھی ہم زمین کے ذرات میں گم تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی''

ترجمہ: ''وہ تمہیں خوب جانتا ہے اس وقت سے جب کہ تمہیں اٹھایا زمین سے اور جب کہ تم ماں کے پیٹ میں ضعیف اور ناتواں بچے تھے

پس اپنی تعریفیں مت کرو، وہ خوب جانتا ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔"

انسان پانی کے قطرہ میں!

اس کے بعد ہم غذاؤں کے ذریعے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے پانی کے قطروں میں پہنچے، پھر اس پانی سے انسانوں کی تخلیق کا ایک عجیب وغریب نیا مرحلہ شروع ہوتا ہے، ذرا غور کیجئے اور سوچیئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ، ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ، ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰماً فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْماً ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقاً اٰخَرَ، فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ

ترجمہ: "بے شک ہم نے انسانوں کو بنایا مٹی کے خلاصے سے پھر ہم نے اس کو رکھا پانی کا قطرہ ایک جمے ہوئے ٹھکانے میں پھر اس پانی کے قطرے سے جما ہوا خون بنایا پھر جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنایا پھر گوشت کے لوتھڑے میں ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے ایک نئی صورت بنا دی، پس اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بڑی برکت والی ہے کہ وہ نقش ونگار بنانے والوں میں سب سے بہتر نقش ونگار بنانے والا ہے۔"

غور وفکر کا مقام!

غور وفکر کا مقام ہے کہ ایک وقت تھا کہ ہمارا وجود ہی نہ تھا، ہمیں کوئی جاننے اور پہچاننے والا ہی نہ تھا اور دنیا میں ہمارا کوئی تذکرہ ہی نہ تھا، اور تو اور ہمارے والدین کو بھی ہماری آمد سے پہلے علم نہ تھا کہ اس نام کے کسی بچے یا بچی کی ہمارے گھر میں آمد ہوگی، مگر

رب کریم نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہمیں عدم سے وجود بخشا۔ ذرا اس رب رحیم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَّذْكُوْراً اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعاً بَصِيْراً

ترجمہ: "بے شک گذرا ہے انسان پر ایسا وقت کہ وہ ایسی چیز ہی نہ تھا کہ اسے زبان پر لایا جائے (یعنی کچھ بھی نہ تھا) ہم نے انسان کو پیدا کیا دورنگی قطرہ سے پھر ہم اسے پلٹتے رہے پھر اسے سننے والا دیکھنے والا بنا دیا۔"

ہمارے عظیم محسن اللہ تبارک وتعالیٰ نے عظیم احسان کرتے ہوئے ہمیں زمین کے ذرّات سے غذاؤں میں پہنچایا، پھر وہاں سے پانی کے قطرے میں پہنچایا، پانی کا وہ قطرہ جو ظاہراً انتہائی بے کار اور بے حقیقت ہے، اس پانی کے قطرے کو اللہ تبارک وتعالیٰ ایک تاریک مقام پر تین اندھیرے پردوں میں جہاں نہ روشنی ہے نہ دوسرے اوزار وغیرہ۔ اس تاریک مقام میں اللہ تبارک وتعالیٰ عجیب طرح پرورش فرماتے ہیں کہ اس مقام میں انسان کے لئے غذا کا انتظام موجود ہے۔ سردی گرمی کو معتدل رکھنے کا انتظام موجود ہے، سانس لینے کا انتظام موجود ہے۔ پھر اس انتہائی نرم ونازک بچے کی پرورش غبارہ نما پردے کے اندر کی جاتی ہے تاکہ ماں کے چلنے پھرنے کام کاج وغیرہ کرنے سے جو حرکت پیدا ہوتی ہے یا خدانخواستہ ماں کہیں ٹھوکر کھا کر گر جائے تو وہ نرم ونازک بچہ باہر کے صدمات سے محفوظ رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقاً مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ

ترجمہ: "اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں بناتے ہیں تمہاری ماں کے پیٹ میں ایک تخلیق

کے بعد دوسری تخلیق تین اندھیروں میں (یعنی ایک پیٹ دوسرا رحم تیسری جھلی جس میں بچہ ہوتا ہے) ان صفات والی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے جو تمہاری پرورش کرنے والی ہے اسی کی بادشاہت ہے، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا، پس (ان روشن دلائل کے باوجود) کہاں پھرے جارہے ہو۔''

سوچنے کا مقام ہے کہ انسان جب کوئی باریک کام کرتا ہے تو خوب روشنی کا انتظام کرتا ہے تا کہ کام غلط نہ ہوجائے اور مشین وغیرہ کی تاریں غلط نہ جڑ جائیں، دنیا والے کوئی چیز تیار کرتے ہیں تو روشنی میں تیار کرتے ہیں لیکن وہ عظیم قدرتوں والی ذات کون ہے جو انتہائی تاریک مقام میں ایک انتہائی بے کار چیز سے ایک حسین وخوبصورت عقل ودانش والا انسان بنا کھڑا کرتی ہے۔ پھر اپنی قدرت کاملہ سے بڑے ہی قیمتی قیمتی اعضاء خوبصورت اور حسین انداز میں اپنے اپنے مقام پر جوڑتی ہے۔ اگر ذرا سا غور کرلیں گے تو کہنا پڑے گا:

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

سر کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَاٰتَاكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

ترجمہ: ''اور دی اس نے تمہاری ضرورت کی وہ تمام چیزیں، جو تم نے (زبان قال یا حال سے) مانگیں اور اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔''

سر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے بلکہ نعمتوں کا حسین مجموعہ ہے، اس نعمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت ساری ہڈیوں سے جوڑ کر بنایا ہے، جن میں ہر ہڈی کی شکل

دوسری ہڈی سے جدا ہے، پھر ان تمام ہڈیوں کو بڑے پیارے انداز میں جوڑا گیا کہ ایک خوبصورت شکل تیار ہوگئی۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ: ''وہی ہے جو تمہاری تصویر بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہے، کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے، زبردست ہے حکمت والا ہے۔''

عقل کی نعمت!

عقل کی نعمت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ خدانخواستہ یہ نعمت نہ رہے تو انسان جانوروں سے بدتر ہو جائے، ذرا غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں کتنی وسعت رکھی ہے کہ انسان علوم کا ایک بہت ہی وسیع خزانہ اس میں جمع کر لیتا ہے دنیا بھر کی مختلف چیزوں کے عکس اور صورتیں اپنے اندر جمع کر لیتا ہے یہی عقل ودانش تو ہے جس پر آج دنیا والوں کو ناز ہے ہر ایک اپنی عقل پر ناز کرتا ہے کہ ''میری عقل، میری سمجھ یہ کہتی ہے۔''

ایک اندازے کے مطابق ایک انسان کے دماغ میں اربوں خلیے ہوتے ہیں جو چیزوں کو اپنے اندر محفوظ کرتے رہتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے چھوٹے سے دماغ میں اتنی وسعت رکھ دی کہ دماغ کی ریلیں رات دن چلنے کے باوجود ختم نہیں ہوتیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اس دماغ کو ہڈیوں کے ایک مضبوط خول میں بند کر دیا، اور اس کے اوپر بال اگا کر مزید حفاظت کی ترتیب قائم کر دی۔

آج دنیا میں جتنی نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں، یہ سڑکوں پر دوڑتی گاڑیاں، یہ ہوا کے دوش پر اڑتے جہاز، یہ کمپیوٹر اور قسم قسم کی عجیب وغریب مصنوعات عقل ہی کا کرشمہ تو ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی عجیب وغریب پیاری پیاری باتیں، جو دلوں کو فرحت بخشتی ہیں

یہ عقل کی وجہ سے تو ہیں ورنہ بعض بچے جو پاگل یا کم عقل ہوتے ہیں کیا وہ بھی ایسی پیاری پیاری فرحت بخش باتیں کرتے ہیں؟ یا ان کا ہر عمل انسانوں کو ذہنی اذیت دیتا ہے۔

پھر اگر عقل نہ رہے تو سارے اعضاء ہوتے ہوئے بھی انسان کے لئے بے کار ہیں۔کبھی سوچا ہے کہ اگر ہمارے پاس عقل نہ ہوتی تو لوگ ہمیں پاگل کہتے یا عقل کم ہوتی تو لوگ ہمیں بے وقوف کہتے ،تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا کتنا عظیم احسان ہے جس نے ہمیں عقل جیسی عظیم نعمت عطا فرمادی۔جس کے ذریعے ہم فائدے والی چیزوں کو حاصل کرتے ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے بچ جاتے ہیں اور اس عقل ہی کی وجہ سے کوئی حافظ بنتا ہے،کوئی عالم بنتا ہے،کوئی شیخ الحدیث،کوئی ڈاکٹر،کوئی انجینئر،کوئی سیاستدان اور کوئی پروفیسر،غرض یہ دنیا کے مختلف عظیم عظیم منصب اگر انسان کو حاصل ہوتے ہیں تو اسی عقل ہی کی وجہ سے۔ اگر عقل نہ رہے تو ہمیں اپنے ہی رشتہ دار اور چاہنے والے پاگل خانے میں داخل کروا آئیں۔پھر سوچیں اور بار بار سوچیں وہ عظیم محسن ذات جس نے صرف ہمیں ہی نہیں بلکہ ہمارے بیوی بچوں کو بھی عقل کی یہ عظیم نعمت دی اس نے ہم پر کتنا عظیم احسان کیا۔

واقعہ: راقم ایک مرتبہ جامعہ فریدیہ سے گھر جارہا تھا،سوزوکی میں دیکھا کہ ایک صاحب نے دس گیارہ سالہ بچے کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور بچہ ہاتھ چھڑانے کی پوری کوشش کررہا ہے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اس بچے کے ہاتھ اتنی سختی سے کیوں پکڑے ہوئے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ اس بچے میں عقل تو ہے لیکن اس بچے کی عقل اس کی عمر کے لحاظ سے کم ہے۔اس لئے یہ بچہ چھوٹے بچوں والی حرکتیں کرتا ہے اگر میں اس کے ہاتھ چھوڑ دوں تو یہ ابھی اپنے کپڑے پھاڑ دے گا۔کسی کے بال نوچ لے گا تو اس وقت اندازہ ہوا کہ عقل کا جسم کے ساتھ ساتھ کامل اور مکمل ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔اگر بچپن میں عقل پوری دے دی جائے تو بچے بات بات پر اعتراض کرکے والدین کو پریشان کردیں۔اس

لئے اللہ تبارک وتعالیٰ اس عقل کو جسم کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ پروان چڑھاتے ہیں۔

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ

ترجمہ:’’یقیناً اس میں غور کرنے والوں کے لئے سمجھنے کا بہت سامان ہے۔‘‘

عقل کی نعمت کا شکر!

اس عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ ہم اس کے ذریعے اس کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتوں اور نعمتوں پر غور کریں اور یہ سوچیں کہ یہ عظیم اور حسین کائنات کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیکار پیدا فرمادی؟ ایک تھوڑی سی عقل والا انسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو کسی مقصد کے تحت کرتا ہے لیکن کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کا یہ عظیم نظام بغیر مقصد کے پیدا فرمادیا؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ

ترجمہ:’’اور ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بے کار پیدا نہیں فرمایا، یہ سوچ ہے ان لوگوں کی جو کافر ہیں پس بربادی ہے کافروں کے لئے آگ کی۔‘‘

دوستو! خوب جان لو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بہت ہی تھوڑے سے وقت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اور بہت جلد کوچ کا نقارہ بجے گا اور انسان آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کی طرف رواں دواں ہوجائے گا اور دنیا میں رہنے کے سارے اسباب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔پھر جن خوش بختوں نے زندگی کی اصل حقیقت کو خوب غور وفکر کے بعد جانا پہچانا ہوگا اور دنیا کی زندگی ایک قیدی کی طرح اپنے رب کی مرضی کے مطابق گزاری

ہوگی تو ان کے لئے موت بھی ایک عظیم تحفہ ہوگی اور قبر باغ ثابت ہوگی پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ایسے لوگ قبروں سے نکل کر جنت کی بہاروں کی طرف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رواں دواں ہوجائیں گے شعر ؎

فکر دنیا تجھ کو صبح و شام ہے
اس سے غفلت ہے جو اصلی کام ہے
کچھ دنوں سہہ لے مشقت دین کی
پھر تو بس آرام ہی آرام ہے

دل کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قُلْ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے وہی ہے جس نے تمہیں بنایا اور تمہارے واسطے کان، آنکھیں اور دل بنائے تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو۔''

دل کی نعمت اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم نعمت ہے جس پر انسانی زندگی کا مدار ہے۔ انسان کی اپنی مٹھی کے برابر گوشت اور پوست کی بنی ہوئی یہ چھوٹی سی مشین ہر وقت اور ہر لمحے اپنے کام میں مشغول ہے۔ اور انسان کی رگ رگ میں خون پہنچا رہی ہے۔ اور جب سے چلنا شروع ہوئی ہے سالوں پر سال بیت گئے لیکن ایک لمحہ کے لئے بھی بند نہیں ہوئی۔

ذرا غور تو کیجئے، دنیا کی مختلف مشینیں کچھ عرصہ کے لئے مستقل چلادی جائیں تو وہ گرم ہوکر جل جاتی ہیں، ان کے پرزے گھس جاتے ہیں اور ان کو بار بار مرمت کرنے کی

ضرورت پیش آتی ہے۔ لیکن ہمارے سینے میں یہ چھوٹی سی مشین جو ایک عرصہ سے چلتی ہی چلی جارہی ہے۔ جس میں ہمیں کسی محنت اور کاوش کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ہم سو رہے ہیں، جاگ رہے ہیں، کام میں مصروف ہیں، مگر یہ پیاری مشین اپنے کام میں برابر لگی ہوئی ہے۔ مگر ایک دن یہ پیاری مشین اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے بغیر بتلائے اچانک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہوجائے گی اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اس عظیم نعمت کا شکر ادا کریں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر انسان ناشکرے ہیں۔''

فائدہ: ذرا سوچیں تو انسان کا دل اوسطاً ایک منٹ میں بہتر (۷۲) مرتبہ دھڑکتا ہے، ایک گھنٹہ میں چار ہزار تین سو بیس (۴۳۲۰) مرتبہ، اور ایک دن میں ایک لاکھ تین ہزار چھ سو اسی (۱۰۳۶۸۰) مرتبہ، اور ایک سال میں تین کروڑ اٹھہتر لاکھ تینتالیس ہزار دو سو (۳۷۸۴۳۲۰۰) مرتبہ دھڑکتا ہے۔

اندازہ کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دل کی مشینری (جو لوہے کی نہیں بلکہ نرم و نازک گوشت سے بنائی ہے) کیسی بنائی ہے کہ کئی کئی سال گذر جاتے ہیں اور دل اپنے کام میں بغیر وقفہ کے مصروف ہے، یہ کس کی قدرت کا کرشمہ ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَفِىْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

ترجمہ: ''اور تمہارے پیدا کرنے میں، اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف جانور زمین میں پھیلادیئے، اس میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے۔''

دل کی نعمت کا شکر!

اس عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور ﷺ کی محبت کو بسا کر دیگر تمام محبتوں پر غالب کر دیا جائے اور جس نے ایسا کر دیا وہ ایمان کی چاشنی اور لذت کو دل میں محسوس کرے گا۔ اور ہمیں چاہیے کہ کسی صحیح اللہ والے سے اصلاحی تعلق قائم کر کے اپنے دل کی اصلاح کرالیں۔

؎ معیت گر نہ ہو تیری تو گھبراؤں گلستاں میں
رہے تو ساتھ صحرا میں تو گلشن کا مزہ پاؤں

یہی دل تو ہے جس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ یہ ٹھیک ہو جائے تو سارے اعضاء صحیح کام کرتے ہیں اور اگر یہ دل خراب ہو جائے تو سارے اعضاء بگڑ جاتے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ کسی اللہ والے سے تعلق قائم کر کے دل میں پیدا ہونے والے تمام اخلاق رذیلہ (بری صفات) مثلاً تکبر، حسد، ریاء، بغض اور بخل وغیرہ سے دل کو پاک کیا جائے اور تمام اخلاق حمیدہ (اچھی صفات) مثلاً اخلاص، تقویٰ، تواضع، وغیرہ کو دل میں پیدا کیا جائے جب دل کی دنیا آباد ہوگی تو ہر طرف بہاریں ہی بہاریں نظر آئیں گی۔

؎ دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار
دل بیاباں ہو گیا عالم بیاباں ہو گیا

سوال: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کے علاوہ دنیا کی چیزوں سے محبت کی اجازت ہے کہ نہیں۔ انسان کے دل میں اولاد کی محبت ہوتی ہے رشتہ داروں کی محبت ہوتی ہے۔ اس کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

جواب: دنیا کی چیزوں کی محبت اور اولاد کی محبت اگر اپنے دائرے کے اندر رہے تو انتہائی

مفید چیز ہے، بلکہ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ اسی مال واولاد کی محبت ہی کی وجہ سے دنیا کا نظام چل رہا ہے۔ بیوی بچوں کی محبت انسان کو اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ سینکڑوں مشقتیں اٹھا کر روزی کمائے۔ اور ان کی پرورش کی ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دے اگر یہ محبت نہ ہو تو انسان روزی کمانے کے لئے اتنی تکلیف برداشت نہ کرے۔

فائدہ: ایک بزرگ کے دل میں خیال آیا کہ مال کی محبت کی وجہ سے بڑی لڑائیاں جھگڑے فسادات اور قتل ہوتے ہیں۔ کاش کہ دلوں میں مال اور چیزوں کی محبت نہ ہوتی تو بہت ہی اچھا ہوتا۔ چند دنوں کے بعد ایک عجیب خواب دیکھتے ہیں کہ بیوی کہہ رہی ہے کہ گھر میں آٹا ختم ہونے کو ہے اس کا کوئی انتظام کرو، بازار چل پڑے دیکھا تو آٹے وغیرہ کی سب دکانیں بند پڑی ہیں چند دن گزرے تو گھر میں آٹا بالکل ختم ہو گیا اور دکانیں اسی طرح بند ہیں آخر کار دکانداروں کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کہ تم دکانیں کیوں نہیں کھولتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت دل میں مال ودولت سے استغناء کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ خود ہی کھلائیں گے اس لئے دکان کھولنے کو دل نہیں چاہتا اسی طرح اور چیزوں کی گھر میں ضرورت پڑی تو ان کی دکانیں بھی اس طرح بند پائیں، ہر ایک کا کہنا یہ تھا کہ روپیہ پیسہ کما کر کیا کریں گے اب ان کو بات سمجھ میں آئی کہ مال واولاد کی محبت حد کے اندر رہے تو انتہائی مفید ہے۔ ایک مزدور، مستری جون جولائی کی گرمی میں سارا دن دھوپ میں کام کرتا نظر آتا ہے یہ مال واولاد کی محبت ہی تو ہے جو اس کو اتنی مشقت پر آمادہ کر رہی ہے، پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت تمام محبتوں پر غالب رہے یہی مطلوب ومقصود ہے۔

دشمنوں کو عیش آب و گل دیا
دوستوں کو اپنا درد دل دیا
ان کو ساحل پر بھی طغیانی ملی
مجھ کو طوفانوں میں بھی ساحل دیا

آنکھوں کی نعمت!

ارشاد باری ہے:

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ.

ترجمہ: ”کیا ہم نے نہیں بنائیں انسان کی دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کے چہرے کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیدا فرمایا۔ پھر اسی چہرے میں کس پیارے اور خوبصورت انداز میں دو حسین آنکھیں عنایت فرمائیں جس نے چہرے کے حسن میں چار چاند لگا دیئے۔

غور کیجئے کسی کا چہرا کتنا ہی خوبصورت نقش و نگار والا کیوں نہ ہو یعنی ماتھا، گال، ناک، ٹھوڑی وغیرہ سب خوبصورت ہوں مگر آنکھوں کی جگہ گوشت سے برابر ہوتی، یا آنکھیں ہوتیں، مگر سیاہ حصہ پر کسی مرض کی وجہ سے سفیدی آ جاتی، تو بتایئے کیا خوبصورتی قائم رہتی، یا ختم ہو جاتی؟ یا پھر اگر سفید حصہ چوٹ لگنے کی وجہ سے نیلا پڑ جائے تو سوچیئے آنکھیں کتنی بدنما بن جائیں گی۔ پھر آنکھیں اللہ تعالیٰ نے عجیب بنائیں کہ ان میں کروڑوں رنگ اخذ کرنے کی صلاحیت موجود ہے، ضرورت کے وقت کتنی سرعت کے ساتھ دائیں بائیں حرکت کرتی ہیں روشنی اور اندھیرے میں سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت موجود ہے۔

اور پھر آنکھوں کی نعمت کی بدولت انسان دفاتر اور دکانوں میں بیٹھ کر کام کرتا ہے، بڑے بڑے عہدوں صدارت، وزارت وغیرہ سے نوازا جاتا ہے ورنہ اندھے کہاں یہ کام کر سکتے ہیں اور ان کو یہ بڑے بڑے مناصب کون دیتا ہے؟

فائدہ: کسی بھی نعمت کی قدر و قیمت کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ انسان علیحدہ بیٹھ کر ذہن کو تفکرات سے خالی کر کے یہ سوچے کہ اگر میرے پاس یہ نعمت نہ ہوتی تو میں کتنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہتا مثلاً آنکھ کو لے لیجئے تھوڑی دیر آنکھیں بند کر لیجئے اور یہ سوچیئے کہ اگر میرے پاس آنکھوں کی یہ نعمت نہ ہوتی تو میں دنیا کے کتنے رنگ برنگے حسین مناظر دیکھنے سے محروم رہتا، بیوی بچوں کی شکلوں تک کا علم بھی نہ ہوتا، اور بیوی بچوں کا اچھے خوبصورت رنگ والے کپڑوں میں ہونا اور نہ ہونا برابر ہوتا، دنیا میں کہیں سیر کو جاتا تو کیاریوں میں لگے ہوئے رنگ برنگے پھول، لہلہاتے کھیت، بل کھاتی نہریں، پہاڑوں کے حسین مناظر، ان سب چیزوں کو دیکھنے سے محروم ہو جاتا۔ دوست چڑیا گھر لے جاتے تو جانوروں اور پرندوں کے رنگ کیا ہیں اور یہ کس شکل کے ہیں؟ مور کے پروں میں کیا رنگ بھرے ہوئے ہیں؟ ان سب کو دیکھنے سے محروم ہوتا اور دنیا میں محتاج کہلاتا، تو پھر جس رب کریم نے آنکھوں جیسی عظیم نعمت دے کر ہزاروں پریشانیوں سے نجات دی اور ہزاروں حسین مناظر سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کیا ہے، ایسے عظیم رب کا کتنا شکر ادا کرنا چاہیے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ.

آنکھوں کی نعمت کا شکر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے مؤمنوں سے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور یہ بات خوب پاکیزگی والی ہے ان کے واسطے۔“

آنکھوں کی نعمت کا شکر، یہ ہے کہ آنکھوں کو حرام نظر سے بچایا جائے مرد کا غیر محرم عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کا غیر محرم مردوں کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے جو آدمی اجنبی عورتوں کی خوبصورتی پر شہوت کی نظر ڈالے گا تو اس کی آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

افسوس کا مقام

آج آنکھوں کا زنا عام ہو چکا ہے بلکہ اس گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جا رہا۔ افسوس کا مقام ہے کہ لوگوں نے اپنی سیکریٹریز عورتیں رکھ لی ہیں، دفاتر میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو ملازمت دے کر آنکھوں کے زنا کے مواقع عام کر دیئے گئے ہیں۔ رہی سہی کسر ٹیلی ویژن، وی سی آر، اخبارات، ڈش اور فحش لٹریچر نے پوری کر دی ہے۔

دوستو! خوب جان لو شریعت تو غیر محرم عورتوں کے کپڑے دیکھنے سے اور ان کا تصور دل میں لانے سے روکتی ہے، تو غیر محرم عورت کو دیکھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اس طرح شریعت مطہرہ تو اس کی اجازت بھی نہیں دیتی کہ اجنبیہ عورت کا عکس پانی میں آتا ہو اور اس عکس کو دیکھا جائے جب کہ وہ دھندلا سا ہوتا ہے تو پھر ٹیلی ویژن میں بن سنور کر آنے والی عورتوں کو اور اخبارات میں چھپنے والی عورتوں کی تصویریں دیکھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اس لئے خدارا غور کیجئے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی دی ہوئی آنکھوں کے عظیم تحفے کو اللہ تبارک وتعالیٰ

کی نافرمانیوں میں استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی ناشکری ہے اور انہیں آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے آج ہم حق تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں، ذرا چند دن آنکھوں کی حفاظت کر کے دیکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ حق تعالیٰ کی معرفت کا نور اپنے دل میں محسوس کریں گے۔

چشم بند گوش بند لب ببند
گر نہ بینی نور حق بر من بخند

ترجمہ: ”آنکھوں کو بند، رکھو کان کو بند، رکھو منہ کو بند، رکھو، پھر بھی حق تعالیٰ کا نور نظر نہ آئے تو مجھ پر ہنس لینا۔“

پلکوں کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنکھوں کی نرم و نازک مشین کی صفائی اور حفاظت کا کیا عجیب وغریب نظام بنا دیا کہ آنکھوں کے اوپر پلکوں پر جھالر کی صورت میں خوبصورت کھڑے ہوئے بال بنا دیئے، پلکوں کے بالوں کا کھڑا ہونا بھی نعمت ہے، باقی جسم کے بال کھڑے نہیں ہوتے پلکوں کے بال کھڑے بنائے، اس طرح کھڑے بال آنکھوں کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں دوسرا بال کھڑے نہ ہوتے تو دیکھنے میں مشکل پیش آتی بار بار بال آنکھوں کے سامنے آجاتے، یہ پلکیں آنکھوں میں آنے والے گرد وغبار کو چند لمحوں بعد پلک جھپکنے کے اندر صاف کر دیتی ہیں۔ اور پلکیں سوتے وقت آنکھوں پر چھا جاتی ہیں اس میں آنکھ کے نرم و نازک شیشے کی حفاظت اور سونے میں آسانی بھی ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی صفائی کے لئے اندر نمکین پانی رکھا جو جراثیم کش ہے اور آنکھوں کے اندر ناک کی طرف دو باریک نالیاں بنا دیں ان نالیوں کے ذریعے یہ استعمال شدہ پانی ناک کی طرف منتقل

ہو جاتا ہے۔ ذرا غور کیجئے گاڑیوں کے سامنے لگے ہوئے صفائی کے وائپر کچھ عرصہ استعمال ہونے کے بعد خراب ہو جاتے ہیں لیکن آنکھوں کے خودکار وائپر یومیہ ہزاروں مرتبہ استعمال ہونے کے باوجود خراب نہیں ہوتے آخر یہ حسین خوبصورت بناوٹ کس کی ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ.

اہم سوال: دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنکھیں اور دیگر اعضاء جب اتنی عظیم نعمتیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جو مخلوق پر انتہائی شفقت کرنے والے ہیں اپنے بعض بندوں کو ان نعمتوں سے کیوں محروم رکھتے ہیں ان کا کیا قصور ہوتا ہے؟

جواب: اصل حقیقتیں تو خالق حقیقی ہی جانتا ہے ایک حکمت یہ نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں مجاہدے اور امتحان کے لئے پیدا فرمایا ہے مختلف لوگوں پر مختلف قسم کے امتحانات اور آزمائشیں ڈالی جاتی ہیں جس شخص کو کسی ایک آزمائش میں مبتلاء کرتے ہیں اس پر دوسری آزمائشیں کم کردی جاتی ہیں پھر اس شخص کو آزمائش پر صبر کرنے پر اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی عظیم دولت نصیب فرماتے ہیں اور دوسرے انسانوں کے لئے اس شخص کو باعث عبرت بنادیتے ہیں کہ سوچو اور فکر کرو اگر میں تمہیں آنکھ وغیرہ نہ دیتا تو کیا کرتے اس لئے میری نعمتوں پر شکر ادا کرو اور اپنی عاقبت سنوارو، اور ناشکری کر کے اپنے آپ کو عذاب کا مستحق نہ بناؤ۔

زبان کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ وَلِسَاناً وَّ شَفَتَیْنِ

ترجمہ: ”کیا ہم نے انسان کے لئے نہیں بنائیں دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ۔“

زبان کی نعمت پر غور کریں، زبان کی نعمت بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے زبان کو اس پیارے طریقے سے بتیس چھریوں کے درمیان جوڑا ہے کہ زبان اپنا کام کرتی جاتی ہے دانت اور داڑھ اپنا کام، اور زبان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اگر یہ انسان کی بناوٹ ہوتی تو سال میں نامعلوم کتنی مرتبہ زخمی ہو جاتی مگر اس عظیم ذات کی بناوٹ ہے جو یہ کہتا ہے کہ تم میری بناوٹ میں کسی قسم کی کمی اور عیب نہیں بتلا سکتے زبان کے اندر اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بہت سی نعمتیں رکھ دی ہیں۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْن.

قوت گویائی کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ

ترجمہ: ”اس بڑی مہربان ذات نے قرآن سکھلایا، انسان کو پیدا فرمایا، بولنا سکھلا دیا۔“

اللہ تعالیٰ نے گوشت پوست کی بنی ہوئی چھوٹی سی زبان میں کس طرح بولنے کی صلاحیت رکھ دی ہے اور ہر انسان کو ایک نئی آواز اور نیا ترنم عطا کیا گیا، بیوی بچوں اور دوستوں کی آواز کس طرح غمزدہ دلوں کو خوش کر دیتی ہے اسی زبان سے انسان قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جب بھی کسی اچھے پڑھنے والے کی زبان سے قرآن سنتا ہے تو دل میں وجد طاری ہو جاتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ذرا سوچیئے کہ ہمارے بیوی بچوں اور خاندان کی زبان میں قوت گویائی کس عظیم ذات نے رکھی ہے۔

آواز کی عظیم نعمت کی قدر و قیمت ذرا اس انسان سے پوچھو جو دور دراز پردیس

میں وقت گزار رہا ہو اور کافی دنوں کے بعد کچھ پیسے جمع کر کے اپنے بیوی بچوں کو فون کرتا ہے تو اس سے پوچھیے کہ اس تھوڑی دیر کی آواز نے اس کے دل میں کیسی لذت اور فرحت پیدا کی، معلوم ہوا کہ بولنے اور بات کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

کبھی علیحدہ بیٹھ کر سوچیں اگر بات کرنے کی نعمت انسان کو حاصل نہ ہوتی تو دنیا کے کاموں میں انسان کو کتنی بڑی پریشانی کا سامنا ہوتا صبح سے شام تک گھر کے کاموں، دفاتر اور دکانوں، تعلیم گاہوں اور حکمت کے ایوانوں میں کتنی مرتبہ بولنے کی ضرورت پیش آتی ہے اگر انسانی زبان میں یہ صلاحیت نہ ہوتی تو انسان کو قدم قدم پر کتنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا دل میں مختلف جذبات پیدا ہوتے مگر انسان اس کے اظہار سے عاجز ہوتا بیوی بچوں اور دوستوں سے بات کرنے کے لئے بیتاب ہوتا مگر اس کی کوئی صورت نہ بن پاتی پھر تعلیم وتعلم کا وسیع میدان قوت گویائی کے بغیر کیسے صحیح چل سکتا تھا بلکہ اگر غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ بادشاہ سے لے کر ایک چھوٹے ملازم تک ہر ایک کو اس عظیم نعمت کی اشد ضرورت ہے اور اگر یہ نعمت نہ ہو تو دنیا کا سارا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس قدرت پر بھی غور کریں کہ دنیا میں اس وقت اربوں انسان موجود ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر انسان کو علیحدہ آواز عطا فرمائی ہے۔

قوت گویائی کا شکر!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ.

ترجمہ: ''(ان نعمتوں پر) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میری شکر گذاری کرو اور ناشکری نہ کرو۔''

اس عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ زبان سے اچھی باتیں کی جائیں مثلاً اللہ کا ذکر،

قرآن کی تلاوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھے کاموں کا حکم اور بری باتوں سے روکنا مثلاً جھوٹ، گالی، غیبت، بے حیائی کی باتیں، جھوٹی گواہی اور طعنہ دینا۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَكَتَ نَجٰی: جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

اہم بات: بزرگان دین نفس کی اصلاح کے لئے چار چیزوں کا مجاہدہ کرایا کرتے تھے۔

(۱) قلت کلام یعنی باتیں کم کرنا۔

(۲) قلت اختلاط مع الانام یعنی لوگوں سے کم ملنا جلنا۔

(۳) قلت منام یعنی کم سونا۔

(۴) قلت طعام یعنی کم کھانا۔

حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جو مجدد وقت تھے انہوں نے اس زمانے کے لوگوں کے ضعف اور کمزوری کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اب دو مجاہدوں کی اتنی ضرورت نہیں یعنی قلت منام اور قلت طعام کی۔ حسب ضرورت نیند کی جائے اور کھانا کھایا جائے مگر دو مجاہدوں کی اب بھی اشد ضرورت ہے یعنی قلت کلام اور قلت اختلاط مع الانام یعنی باتیں کم کرنا اور لوگوں سے کم ملنا جلنا۔ کم بولنا انسان کے لئے انتہائی مفید ہے۔ عربی کا مقولہ ہے مَنْ كَثُرَ لَغطُہٗ كَثُرَ غَلَطُہٗ، یعنی جس کی باتیں زیادہ ہوں گی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی خاموش رہنے سے دل میں حکمت کی باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض بزرگ تو فرماتے ہیں کہ اچھی باتیں بھی کم کی جائیں ورنہ ہنڈیا کی طرح کہ جب اس میں ابال آجائے تو سارا مرچ مصالحہ باہر نکل جاتا ہے اور سالن پھیکا رہ جاتا ہے اسی طرح بہت زیادہ باتیں اگرچہ اچھی ہی کیوں نہ ہوں مگر اس سے دل کی کیفیات میں کمی آجاتی ہے۔ اسی طرح لوگوں سے ملنا جلنا شرعی ضرورت کے تحت ہو تو ٹھیک لیکن اس کے علاوہ بلا

ضرورت ملنے جلنے سے پرہیز کیا جائے ورنہ گپ شپ کے بہانے غیبت، گالی گلوچ، فخرو مباہات کی مجلس گرم ہوجائے گی۔

لِقَاءُ النَّاسِ لَيْسَ يُفِيْدُ شَيْئاً

سِوَی الْهِذْيَانِ مِن قِيْلٍ وَقَالٍ

فَأَقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ اِلَّا

لِاَخْذِ الْعِلْمِ اَوْ اِصْلَاحِ حَالٍ

ترجمہ: ’’لوگوں سے ملنا جلنا کوئی فائدہ نہ دے گا، سوائے بے کار باتوں کے، لوگوں سے ملنا جلنا کم کردے، سوائے اس کے کہ علم حاصل کرنا ہو یا اپنی اصلاح کرانی ہو۔‘‘

ذائقہ کی نعمت!

زبان میں دوسری نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذائقہ کی رکھی ہے انسان پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس گوشت اور پوست کی زبان میں مختلف ذائقوں کو حاصل کرنے کی عجیب وغریب صلاحیت رکھ دیتے ہیں اور اس میں انسان کی کسی کاوش اور محنت کو دخل نہیں خدانخواستہ زبان میں قوت ذائقہ نہ رہے تو انسان کے لئے مزیدار سے مزیدار کھانے، قسم قسم کے پھل، قسما قسم سبزیاں کھانا اور گھاس بھونس کا کھانا برابر ہوجائے اور انسان کی زندگی بے مزہ اور پھیکی ہوجائے، ذرا سوچیئے تو سہی اگر یہ قوت ذائقہ ہمارے پاس نہ ہوتی تو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی گئی کتنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے میں محرومی ہوتی اور انسانی زندگی ہی بے کیف ہوجاتی۔

فائدہ: سائنسدانوں نے انتہائی کوشش کی کہ ایسی مشین ایجاد کریں جو ذائقہ بتا سکے لیکن اس ترقی یافتہ دور میں بھی وہ ایسا نہ کر سکے اور ایسی ایک مشین بھی تیار نہ کر سکے۔ تو غور کریں اللہ

تبارک وتعالیٰ کتنی قدرت والے ہیں کہ اس نے اربوں انسانوں اور کھربوں دیگر مخلوقات کو ذائقہ حاصل کرنے والی مشینیں یعنی زبانیں عطا فرمائیں۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْن.

ذائقہ کی نعمت کا شکر!

ذائقہ کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ اپنی زبانوں کو حرام ذائقوں سے بچایا جائے اور جب بھی کوئی چیز کھائیں تو سوچیں کہ اس کو کس نے پیدا کیا، اور ہر چیز کھانے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

فائدہ: بزرگ فرماتے ہیں کہ جتنی لذتیں، راحتیں اور سکون ہیں ان کو جنت کی لذتوں، راحتوں اور سکون کا ادنی نمونہ سمجھو اور دنیا میں جتنی پریشانیاں اور تکالیف ہیں ان کو جہنّم کی تکالیف اور پریشانیوں کا ادنی نمونہ سمجھو، پس دنیا میں جب لذت، راحت اور سکون ہو تو سوچا کریں کہ اس بیکار اور بے حقیقت دنیا کی لذتیں اور راحتیں ایسی فرحت بخش ہیں تو جنّت کی راحتیں اور لذتیں کیسی ہوں گی، اور دنیا میں تکالیف اور پریشانیاں سامنے آئیں تو غور کریں کہ جہنّم کی تکالیف کیسی ہوں گی، غرض یہ کہ جب دنیا میں کوئی پھل کھائیں تو سوچیں کہ جنّت کے پھل کیسے ہوں گے، دنیا میں بیوی پر نظر پڑے تو سوچیں کہ جنّت کی بیوی کیسی ہوگی، دنیا کے سبزہ زاروں اور گلستانوں میں جائیں تو سوچیں کہ جنّت کے سبزہ زار اور گلستان کیسے ہوں گے، دنیا میں کسی اچھے قرآن پڑھنے والے کی تلاوت قرآن سنیں تو سوچیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جس نے ساری کائنات کو حسین آوازیں عنایت فرمائیں اس ذات اقدس کی اپنی آواز کیسی ہوگی اور وہ وقت کتنا وجد آفریں ہوگا جب اہل جنّت کائنات کے خالق و مالک یعنی رب ذوالجلال سے تلاوت سن رہے ہوں گے اور یہ کہ دنیا کی

تکالیف جب سامنے آئیں تو سوچیں کہ جہنّم کی تکالیف کیسی ہوں گی دنیا کے سانپ اور بچھو جو کسی کو کاٹ لیں تو کیسے تڑپتا ہے تو سوچیں کہ جہنم کے سانپ اور بچھو جو اونٹ اور خچر کے برابر ہوں گے اور جو ایک مرتبہ ڈس لیں تو چالیس سال تک انسان تڑپتا رہے گا، ایسے سانپ اور بچھو جب ہر لمحے ڈسا لیا کریں گے تو انسان کی کیفیت کیا ہوگی، دنیا کی آگ کی تھوڑی سی لپک انسان کو لگ جائے اور جسم کا کچھ حصّہ جل جائے تو کتنی جلن ہوتی ہے تو سوچیں کہ وہ منظر کتنا ہولناک اور تکلیف دہ ہوگا جب دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز آگ میں انسان کا جسم جلے گا اور کوئی ہمدردی کرنے والا بھی نہ ہوگا اور مرہم رکھنے والا بھی نہ ہوگا، دنیا میں تھوڑی سی گرمی بڑھ جائے اور ہوا بند ہو جائے تو طبیعت کتنی پریشان اور بے چین ہو جاتی ہے یا چند راتیں نیند نہ آئے تو ساری کروفر نکل جاتی ہے تو سوچیئے جہنّم جو آگ کا ایک لاوا ہے جہاں نیند و آرام کا نام ونشان نہ ہوگا خدانخواستہ میں اور میرے بیوی بچے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنّم میں جا پہنچے تو وہاں وقت کیسے گزرے گا۔ بلکہ جہنّم تو بہت سخت چیز ہے، میں تو یہ سوچتا ہوں کہ وہاں انسان کو صرف گردہ یا داڑھ کا درد پچاس سال یا سو سال یا ہزار سال کیلئے دیدیا جائے تو انسان کیلئے کتنی تکلیف دہ صورت بن جائے گی۔

ہونٹوں کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ.

ترجمہ: ''کیا ہم نے انسان کیلئے دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس مقام پر ہونٹوں کی نعمت کا ذکر کیا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی خوبصورت دو ہونٹ عنایت فرمائے ہیں ان ہونٹوں کی وجہ سے پانی

پیتا ہے، کھانا کھانے میں آسانی ہوتی ہے بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے کھانا کھاتے وقت ذرا سوچا کریں اگر ہونٹوں کی نعمت نہ ہوتی تو کھانا کھانے اور پانی پینے میں کتنی مشکل پیش آتی اور بات کرتے وقت یہ سوچنا چاہئے کہ اگر میں ہونٹوں کی نعمت سے محروم ہوتا تو بات کرنے میں مجھے کتنی دقت کا سامنا ہوتا۔ پس وہ ذات کتنی عظیم محسن ذات ہے جس نے مجھے اور میرے بیوی بچوں کو ہونٹ عطا فرمائے اور پھر چونکہ ہونٹ چہرے پر تھے ان کو خوبصورت بنایا خدانخواستہ یہ ہونٹ جانوروں کی طرح موٹے ہوتے تو انسان کتنا برا اور بد نما معلوم ہوتا اور اگر ہونٹوں پر مونچھوں کی طرح بال ہوتے تو کھانا کھاتے وقت کتنی پریشانی اور مشکل پیش آتی اور بات کرتے وقت کتنی دقت ہوتی اور اگر ہمارے ہونٹوں کی جگہ پر پرندوں کے منہ کی طرح ہڈی وغیرہ قسم کی کوئی چیز ہوتی تو انسان بچوں وغیرہ کو پیار کرنے کی لذت سے محروم رہتا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہونٹوں کو ان تمام عیوب سے بچاتے ہوئے کتنے خوبصورت انداز میں تخلیق کیا ذرا اوپر کے ہونٹ کو دیکھئے کہ اس کے دونوں جانب کس طرح برابر بنائے گئے کہ ذرہ برابر بھی فرق نہیں پس یہ کس عظیم محسن کی کاری گری ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

ترجمہ: ''تحقیق ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں پیدا کیا''۔

ہونٹوں کی نعمت کا شکر!

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ہونٹوں کی عظیم نعمت کو حرام لذتوں سے بچائیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر، قرآن کی تلاوت، اچھی باتوں کی تلقین اور بری باتوں سے روکنے میں استعمال کریں اور ان ہونٹوں کو حرام باتوں سے بچائیں مثلاً غیبت، جھوٹ، گالی وغیرہ

وغیرہ۔

واقعہ: ایک بہت ہی مخلص دوست کے گھر جانا ہوا تو دیکھا کہ ان کے بچے کا ایک ہونٹ ایک جانب سے پیدائشی طور پر کٹا ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کو بہت پریشانی کا سامنا تھا اور کہہ رہے تھے کہ یہ بچہ والدہ کا دودھ نہیں پی سکتا دودھ لینے میں اس کو انتہائی مشکل پیش آتی ہے۔اسی طرح پانی پینے میں مشکل پیش آتی ہے تو غور کیجئے اگر کسی کا ہونٹ پیدائشی طور پر خدانخواستہ نہ ہو تو کھانا کھانے، پانی پینے اور بات کرنے میں کتنی مشکل کا سامنا ہو۔

دانتوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ خالق کائنات ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جانداروں کو صرف پیدا ہی نہیں کیا بلکہ پیدائش کے بعد زندگی گزارنے کے طریقے اور اس کیلئے مناسب اعضاء عطا فرمادیئے۔

ارشاد باری ہے:

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی

ترجمہ: ''حضرت موسیٰؑ نے فرعون سے کہا: میرا رب وہ ہے، جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کردی پھر راہ بتلادی۔''

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو صورت دینے کے بعد اس کو رہنے سہنے اور غذا حاصل کرنے کا طریقہ بتلا دیا انسان جب شکم مادر میں تھا تو انتہائی نرم ونازک، ضعیف اور کمزور تھا اور اس وقت اس کا منہ وغیرہ بھی ابھی نہیں بنا تھا تو ناف کے ذریعے غذا کا انتظام فرمایا، جب دنیا میں آیا تو اس کا معدہ ابھی انتہائی کمزور تھا جو سخت چیزوں کو قبول نہ کرسکتا تھا تو نرم وگرم شیریں غذا دودھ کی صورت میں ماں کے سینے سے عطا فرمایا اور اب بڑا ہونے لگا تو صرف

دودھ پر اس کا گزارہ مشکل ہونے لگا تو اسے ٹھوس غذاؤں کی ضرورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے موتیوں جیسے سفید خوبصورت دانت اور ڈاڑھیں نصیب فرمائیں اور سامنے کے دانتوں کو تیز رکھا تا کہ چیزوں کو کاٹ سکیں اور دائیں بائیں مضبوط قسم کے ڈاڑھ رکھے جو غذا کو پیس کر رکھ دیں۔اب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کریں بچپن میں دانت وغیرہ کا نہ ہونا بڑی نعمت ہے ورنہ ماں دودھ پلانے سے عاجز آتی اور بچہ غذا سے محروم رہتا جب بڑا ہوا تو مختلف غذاؤں کے کھانے کی ضرورت پیش آئی اللہ تبارک وتعالیٰ نے دانتوں کی عظیم نعمت عطا فرمائی اور دانتوں کو انتہائی خوبصورت بنایا ذرا سوچو تو سہی اگر دانتوں کی جگہ ایک چوڑی ہڈی بنادی جاتی تو کیا خوبصورتی ہوتی؟ یا داڑھوں کو سامنے رکھتے اور سامنے والے دانتوں کو دائیں بائیں تو کیا خوبصورتی ہوتی؟ اور چیزوں کو چبانے میں کتنی مشکل پیش آتی پس اللہ تعالیٰ نے ایک خوبصورت بناوٹ اور سجاوٹ کے ساتھ موتی جیسے بتیس (۳۲) دانت پیدا کر کے ایک بہت بڑی ضرورت کو بھی پورا کردیا اور چہرے کے حسن میں بھی اضافہ کردیا۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

اور پھر دانت اور ڈاڑھ صرف غذا ہی کی ضرورت کو پورا نہیں کرتے بلکہ ان کی وجہ سے انسان کو بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور چہرے کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔

ایک نوجوان کو دیکھا اس کے گال اندر کو دھنسے ہوئے ہیں تو اس نے بتایا کہ مجھے کسی مرض کی وجہ سے اپنے ڈاڑھ نکلوانے پڑے جس کی وجہ سے گال اندر کو دھنس گئے ہیں۔ذرا سوچیں تو اگر دانتوں کی نعمت نہ ہوتی تو کتنی مشکل پیش آتی، قسم قسم کی سخت غذاؤں سے کیسے ہم لطف اندوز ہوسکتے؟ اگر باقی دانت ہوتے مگر ڈاڑھ نہ ہوتے یا ڈاڑھ ہوتے مگر باقی دانت نہ ہوتے یا ان کی ترتیب موجودہ ترتیب کے برعکس ہوتی تو کتنی مشکل پیش آتی، یا دانت تو ہوتے مگر کیلوں اور پیچوں سے کسے گئے ہوتے یا دانت تو ہوتے مگر ان میں مضبوطی نہ ہوتی یا

دانت تو ہوتے مگر دانتوں کی ہڈی پر موجود خوبصورت انیمل نہ ہوتا اور دانتوں کی ہڈی کھردری ہوتی تو زبان اور ہونٹوں کا کیا حال بنتا۔

یا یہ سوچیں کہ اگر دانتوں کا رنگ سفید آبدار نہ ہوتا بلکہ دانت کالے، پیلے، نیلے یا سبز رنگ کے ہوتے، کوئی رنگ سوچ لیں اس رنگ کے دانت ہوتے تو کیا خوبصورت ہوتے؟ پھر بتایئے وہ کون عظیم خالق ہے جس نے دانتوں کو تمام عیبوں سے پاک پیدا کیا۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن

پس دانتوں کی اس عظیم نعمت کا شکر بجالائیں اور ہر وقت ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غور کریں۔

مَا یَفۡعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمۡ اِنۡ شَکَرۡتُمۡ وَ اٰمَنۡتُمۡ وَ کَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیۡمًا

ترجمہ: ”اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں عذاب دیکر کیا کریں گے اگر تم شکر گذار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ بڑی قدر کرنے والے خوب جاننے والے ہیں“۔

لعاب کی نعمت

منہ میں لعاب ہونا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اگر لعاب نہ ہو یا کم ہو جائے تو انسان کیلئے بات کرنا مشکل ہو جائے پھر کھانا کھاتے وقت لعاب کی آمد منہ میں زیادہ ہو جاتی ہے اور کھانا اندر لے جانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے اگر یہی لعاب کھانے کے وقت کم ہوتا اور عام اوقات میں زیادہ ہوتا تو کھانا کھاتے وقت اور بات کرتے وقت کتنی مشکل پیش آتی۔

واقعہ: ایک دوست نے بتایا کہ ان کی دکان پر ایک عورت کوئی چیز خریدنے آئی تو بوتل میں

پانی ساتھ تھا، باتوں کے درمیان پانی پیتی جاتی تھی، پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میرا لعاب نہیں بنتا اس لئے منہ فوراً خشک ہو جاتا ہے اس لئے بار بار پانی پیتی ہوں۔

ناک کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَاٰتٰکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡهَا.

ترجمہ: ”اور تمہیں تمہاری ہر مانگی ہوئی چیز عطا فرمادی اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے“۔

انسان کو ہر لمحے ہوا کی اشد ضرورت ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے خوبصورت ناک عطا فرمائی اور اس کے اندر بال وغیرہ رکھ دیئے جو ہوا کو چھان چھان کر اندر بھیجتے ہیں اور گرد وغبار کو ناک کے اندر ہی روک دیتے ہیں، پھر نزلہ وغیرہ کی صورت میں بلغم کس طرح ناک میں چلی آتی ہے اور انسان اسے صاف کرتا ہے، ذرا سوچیئے اگر ناک نہ ہوتی اور انسان سانس منہ سے لیتا تو کتنی پریشانی کا سامنا ہوتا اور اگر ناک کی جگہ منہ پر دو سوراخ ہوتے اور اوپر کا یہ خوبصورت غلاف نہ ہوتا تو غور کیجئے کیا چہرے کی خوبصورتی تباہ نہ ہو جاتی؟ اور پھر بلغم وغیرہ بھی باہر آتی رہتی تو لوگ ایک دوسرے سے اور میاں بیوی ایک دوسرے سے گھن نہ کھاتے؟ اور اگر یہ ناک لمبی بنادی جاتی اور منہ کے نیچے لٹک رہی ہوتی تو انسان کو کھانے پینے اور بات کرنے میں کتنی مشکل پیش آتی ذرا سوچیئے ناک کی اس شکل کے علاوہ کوئی اور ترتیب بھی اس سے زیادہ خوبصورت اور حسین سمجھ میں آتی ہے؟ پس وہ ذات اقدس عظیم احسان کرنے والی ذات ہے جس نے بڑی ہی خوبصورت اور معتدل صورت

میں چہرے کے اوپر کھڑے انداز میں ناک بنا کر چہرے کو خوبصورت سے خوبصورت کر دیا۔اسی ناک پر عورتیں مختلف قسم کے زیورات پہن کر اپنے حسن میں اضافہ کرتی ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ

ترجمہ:''اللہ تبارک وتعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہاری صورت بنائی پس تمہاری صورت کو بہت ہی خوبصورت بنا دیا۔''

ناک کی نعمت کا شکر

اس عظیم نعمت کا شکر، یہ ہے کہ اس ناک وغیرہ کو پانچوں نمازوں کے اوقات میں اور رات کے آخری بابرکت لمحات میں اس عظیم محسن کے حضور میں زمین پر بار بار لگا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے عظیم احسانوں کا اقرار کیا جائے اور اس ناک کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی غیر کے سامنے زمین پر لگانے سے بچایا جائے۔

سونگھنے کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادگرامی ہے:

فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن

ترجمہ:''(انس وجن) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔''

ناک کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک اور عظیم نعمت رکھ دی وہ سونگھنے کی قوت ہے اس نعمت کے ذریعے انسان پھولوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور دل کو فرحت ملتی ہے اور اپنے جسم اور کپڑوں پر مختلف قسم کی خوشبوئیں لگا کر اپنے دل ودماغ کو راحت پہنچاتا ہے اور پھلوں اور غذاؤں کے کھاتے وقت ان کی عجیب عجیب خوشبوؤں سے لطف اندوز ہوتا ہے اور اسی

قوت کے ذریعے بہت سی نقصان دہ چیزوں سے بچ جاتا ہے کھانے پینے کی چیز خراب ہو جائے تو سونگھ کر فوراً اندازہ کر لیتا ہے کہ یہ چیز خراب ہو چکی ہے گھر میں سالن جلنے لگا تو فوراً اندازہ کر لیا کہ کوئی چیز جل رہی ہے ذرا سا غور کیجئے کہ اگر یہ نعمت ہمارے پاس نہ ہوتی یا نہ رہے تو ہم دنیا کی کتنی چیزوں سے لطف اندوز ہونے سے محروم ہوتے پس سونگھنے کی نعمت کس عظیم ذات کی عطا کردہ ہے؟

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ.

سونگھنے کی نعمت کا شکر!

اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ حلال چیزوں کی خوشبو سونگھیں اور حرام چیزوں کی خوشبو سونگھنے سے خود کو بچائیں اور یہ سوچیں کہ جس عظیم ذات نے اس بے کار دنیا کے اندر مختلف چیزوں میں پیاری پیاری خوشبوئیں رکھیں وہ عظیم ذات خود کس خوشبو اور حسن وجمال والی ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے کہ جنّت والوں پر ایک موقع پر اچانک سفید قسم کے نورانی بادل چھانے لگیں گے اور ان سے ایسی خوشبو مہک رہی ہوگی کہ جنّت والوں نے جنّت میں بھی نہ سونگھی ہوگی پھر وہ بادل چھٹ جائیں گے اور کائنات کے عظیم محسن اور ہمارے رب کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت ہوگی اور اہل جنّت کو اس زیارت میں جو لذت وفرحت محسوس ہوگی وہ جنّت کی چیزوں میں بھی محسوس نہ ہوئی ہوگی۔

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ.

ترجمہ:''اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

کان کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّ جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْئِدَةَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

ترجمہ: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا تم کچھ نہ جانتے تھے اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیئے تا کہ تم شکر ادا کرو۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ ہر نعمت ایسی ہے کہ اگر ان میں سے صرف ایک نعمت نہ رہے تو انسان کیلئے دنیا کے نظام میں چلنا مشکل ہو جائے۔ انہی اہم نعمتوں میں قوت سماع یعنی سننے کی قوت ہے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے کان بنائے، یہاں دو الگ الگ نعمتیں ہیں ایک کان کا ظاہری غلاف اور دوسرا اس میں قوت سماع۔

کان کو ذرا دیکھئے، اس کو کس طرح خوبصورت اور حسین انداز میں سیپی کی طرح بنا دیا اور اس میں خوبصورت انداز میں سلوٹیں رکھ دیں اور ان کو آواز کے جمع کرنے کا باعث بنا دیا پھر کان کی بناوٹ ایسی رکھی کہ اس میں کوئی نقصان دہ چیز اندر داخل ہونا چاہے تو آرام سے داخل نہیں ہو سکتی اور کان کے اندر ایک خاص مادہ رکھ دیا جو کان کے لئے مفید ہے اور کیڑوں مکوڑوں کو اندر جانے سے روک دیتا ہے سوچیئے اگر کان کی جگہ صرف دو سوراخ ہوتے تو کیا خوبصورتی قائم رہتی؟ بعض لوگوں کے کان کٹ جاتے ہیں تو چہرے کی خوبصورتی میں کتنا فرق آ جاتا ہے۔ پھر اگر صرف دو سوراخ بنا دیئے جاتے تو موذی چیزیں اور کیڑے وغیرہ آرام سے کان میں داخل ہو جاتے مگر اللہ تعالیٰ نے کانوں کو انتہائی سجاوٹ کے ساتھ بنایا کہ یہ چہرے کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور عورتیں اپنے کانوں میں

مختلف زیور پہن کر اپنے چہرے کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہیں۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

قوت سماع کی نعمت!

کانوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سننے کی قوت رکھ کر عظیم احسان فرمایا ہے اسی نعمت کے ذریعے ہم دوسروں کی باتیں سنتے ہیں علم حاصل کرتے ہیں اور اسی کے ذریعے دنیا میں خوبصورت اور سریلی آوازوں سے لذت اٹھاتے ہیں صبح صبح پرندوں کی چہچہاہٹ کتنی بھلی معلوم ہوتی ہے چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے بچوں کی باتیں دل کو کتنی راحت پہنچاتی ہیں۔ اگر کانوں میں قوت سماع نہ ہوتی تو دنیا بھر کے علوم کیسے حاصل کرتے، دفاتر کا نظام، دکانوں کا نظام، حکومتوں کا نظام کیسے چلتا گھریلو مشورے کیسے ہوتے، غرض یہ کہ قدم قدم پر زندگی میں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اور ہم خوبصورت آوازوں اور بیوی بچوں کی فرحت بخش آوازوں کے سننے سے محروم ہوتے اور علم کی دولت بھی حاصل نہ کر سکتے۔

واقعہ: راقم کو ایک دوست نے بتایا کہ ان کا بیٹا پیدائشی طور پر قوت سماع سے محروم ہے اس وجہ سے ان کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بچہ سڑک پر چلا جاتا ہے، گاڑیاں ہارن دیتی ہیں مگر وہ سنتا ہی نہیں اس وجہ سے ایکسیڈنٹ ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اسی طرح چونکہ وہ سن نہیں سکتا اس لئے وہ بولنا بھی نہیں سیکھ سکا۔

سننے کی نعمت کا شکر!

اس عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے جن چیزوں کے سننے کی اجازت دی ہے وہ چیزیں سنی جائیں اور جن چیزوں کے سننے سے شریعت مطہرہ نے منع کیا ہے ان

چیزوں کے سننے سے بچا جائے۔ قرآن کی تلاوت سننا، نعت رسول ﷺ اور اچھی نظمیں سننا باعث برکت ہے نیز دنیاوی ضرورت کی باتیں سننا جائز ہے مگر غیبت، موسیقی، اجنبیہ عورتوں کے گانے سننا حرام ہے۔

رنگ رلیوں پہ زمانے کی نہ جانا اے دل
یہ خزاں ہے جو بہ انداز بہار آئی ہے

یوں تو دیکھنے میں یہ دنیا کس قدر خوش رنگ تھی
قبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی

فائدہ: ذرا غور تو کیجئے کہ ہم پر کسی انسان نے احسان کیا ہو اور بہت ساری چیزیں ہمیں عطا کی ہوں وہ ہم سے کہے کہ مجھے فلاں کام پسند ہے اور فلاں فلاں کام ناپسند ہیں لیکن ہم وہ کام کرتے ہوں جو اُس کو ناپسند ہیں، جو اسے پسند ہیں وہ نہ کرتے ہوں تو بتائیں کہ وہ کب تک ہم پر احسان کرے گا۔ جب کہ آج ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عظیم نعمتوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی میں لگا رہے ہیں کان، آنکھ، زبان، پاؤں ہر ایک کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نا فرمانی میں استعمال کیا جا رہا ہے اور پھر مزید احسانات کی تمنا بھی کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں تو ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق بن رہے ہیں۔

اس لئے کہ ارشاد باری ہے۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ.

ترجمہ: ”اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔“

چہروں کی خوبصورتی کی نعمت!

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور قدرت کی دلیل کیا ہے؟ تو فرمایا: انسان کا چہرہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے وجود اور قدرت کی دلیل ہے۔ ذرا سوچیئے دنیا میں کتنے انسان آ چکے ہیں، آ رہے ہیں اور آتے رہیں گے اور اس وقت اربوں انسان موجود ہیں مگر ایک انسان کا چہرہ بھی دوسرے جیسا نہیں۔ آسانی کیلئے یوں دیکھیں کہ انسان کو اپنی شکل والا انسان دنیا میں نہیں ملتا، ہر شکل علیحدہ علیحدہ ہے باپ بیٹے میں فرق ماں اور بیٹی میں فرق غرض یہ کہ ہر آنے والے انسان کو ایک نئی شکل عطا کی جا رہی ہے اور اسکے ساتھ خوبصورتی کا اعلیٰ معیار قائم ہے اللہ تعالیٰ نے انسانی چہرے کو اعلیٰ درجہ کی خوبصورت بناوٹ اور سجاوٹ کے ساتھ تخلیق کیا ہے آج اسی چہرے کی خوبصورتی پر مردوں اور عورتوں کو ناز ہے لیکن سوچا کریں کہ اس چہرے کو کس نے حسن بخشا، اگر اللہ تعالیٰ چہرے میں حسن پیدا نہ کرتے تو ہم کیا کر سکتے تھے اور پھر جس ذات نے ان چہروں کو حسن بخشا ہے وہ خود کتنا حسین وجمیل ہوگا، حدیث شریف میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کے چہرے کی چمک اتنی زیادہ ہے کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ پردوں کو ہٹا دیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے چہرے کی چمک جہاں پہنچے ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دے (حدیث)

سورج جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق سے کروڑوں میل دور ہونے کے باوجود اتنی چمک رکھتا ہے تو خالق کی چمک کتنی ہوگی۔

فائدہ: انسان دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، حضرت موسیٰؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی ”رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ“ (اے میرے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے) ارشاد باری ہوا ”لن ترانی“ (مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے)، پھر فرمایا ”وَلٰکِنِ

اُنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا" (پہاڑ کو دیکھو پس اگر پہاڑ (ہماری جھلک) برداشت کر گیا تو تم بھی دیکھ سکو گے، پس ان کے رب نے تجلی ڈالی تو پہاڑ کے پرخچے اڑ گئے اور موسیٰؑ بیہوش ہو کر گر پڑے) دنیا میں پہاڑ جیسی سخت چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذرا سی تجلی کو برداشت نہ کر سکی تو یہ کمزور اور ضعیف انسان کیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے۔ ہاں جنّت میں اللہ تبارک وتعالیٰ انسانوں کو بہت قوی آنکھیں عنایت فرمائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوگی۔

ایک مرتبہ صحابہؓ نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ جب ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کریں گے تو کیا لوگوں کی کثرت کی وجہ سے رش اور اژدحام کی کیفیت پیدا نہ ہو جائے گی، تو فرمایا نہیں تم جب سورج اور چاند کو دیکھتے ہو تو کیا رش کی صورت پیدا ہوتی ہے؟ اس طرح ہر جنتی اپنی جنّت میں سے زیارت کر سکے گا اور کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت جنتیوں کیلئے سب سے بڑی نعمت

خدارا دنیا کے بکھیڑوں سے اپنے کو علیحدہ کر کے سوچا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کھربوں انسانوں کے چہروں کو حسن بخشا، پرندوں کے پروں میں حسین رنگ بھرے، دنیا کی خوبصورت چیزیں پیدا کیں تو وہ خود کتنا حسین وجمیل ہوگا اس کی زیارت کیلئے تیاری ہو رہی ہے کہ نہیں؟ سوچیں کہ وہ عظیم محسن اور منعم جس کی نعمتوں اور تحفوں سے ہم اور ہمارے بچے لطف وراحت حاصل کرتے ہیں اس کو ہم ناراض کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اگر وہ ناراض ہو گئے اور آخرت میں اپنی زیارت سے محروم کر دیا تو کیا ہوگا۔ اس لئے ابھی وقت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمتوں پر خوب غور کریں، اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبّت

میں اضافہ ہوگا اور آخرت میں اللہ تبارک تعالیٰ کی زیارت بھی ہوگی۔

فائدہ: قرآن وحدیث میں جا بجا اس دنیا کی حقارت اور بے کار ہونے کو بیان کیا گیا ہے، تو کبھی اس پر غور کیا ہے کہ اس دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے چہرہ کو یہ حسن بخشا ہے تو جنّت جس کی تعریفوں سے قرآن وحدیث بھرے ہوئے ہیں وہاں چہرے کا حسن کس درجہ کا ہوگا؟

حدیث میں آتا ہے کہ اگر جنّت کی حور دنیا کی طرف جھانک لے تو ساری دنیا روشن ہو جائے اور چمک جائے، جب حور کا یہ حال ہوگا تو حوروں کی سردار دنیا کی مؤمنہ صالحہ متقیہ عورت کا کیا حسن جمال ہوگا؟ اللہ والے کسی کے چہرے کے حسن کو دیکھ کر یہ سوچتے ہیں کہ چہرے کا حسن تو اللہ تعالیٰ کے حسن کا پرتو ہے، اور چہرے کے حسن سے رب تعالیٰ کے حسن کا نظارہ کرتے ہیں۔

؎ حسن خویش ازروئے خوباں آشکارا کردی
پس بچشم عاشقاں راخود تماشا کر دی

سوال: جب چہرے کا حسن اللہ تبارک وتعالیٰ کے حسن و جمال کا پرتو ہے تو کیا تمام چہروں کے حسن کو دیکھنا جائز ہے؟

جواب: ان چہروں کے حسن کو دیکھنا جائز ہے جن کو دیکھنا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے، مثلاً بیوی بچوں کے حسن کو، اور جن کو دیکھنا اللہ تبارک تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان کو دیکھنا ناجائز ہے۔ اس کی حکمت یہ لکھی ہے کہ غیر محرموں پر نظر اس لیے حرام ہے کہ یہ ناظر کی نظر کو اپنی حد تک محدود کر لیتا ہے خالق تک پہنچنے نہیں دیتا۔

چہرے کے حسن کا شکر!

اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس چہرہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکموں کی فرمانبرداری میں لگائیں اور نافرمانی سے بچائیں۔عورتیں صرف محرموں کے سامنے چہرہ کھولیں، غیر محرموں سے پردہ کر کے اللہ کی فرمانبرداری کریں۔مرد چہرہ میں اللہ کی تخلیق اور رسول کریم ﷺ اور تمام انبیاءؑ کی سنت داڑھی کو کٹانے سے بچیں۔

داڑھی مرد کیلئے نعمت!

داڑھی کے ذریعہ اللہ تبارک تعالیٰ نے مرد کو حسن اور رعب عطا فرمایا ہے اور اس کے ذریعے مرد اور عورت کا فرق بھی قائم کیا گیا، داڑھی میں اور بھی بہت سے فائدے علماء نے لکھے ہیں، جو اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ: داڑھی ایک مشت سے کم کرنا تمام ائمہ کے نزدیک حرام ہے، خدارا روزانہ حضرت محمد ﷺ اور تمام انبیاء علیہ السلام کی سنت داڑھی کو کٹوا کر حرام کام کرنے اور داڑھی مبارک کو گندی نالیوں میں بہنے سے بچائیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب حضور ﷺ کی شکل اپنائیں۔

؎ تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

بہرحال انسانی چہرہ حسن وجمال کا مرکز ہے، مگر یہ حسن وجمال انسان کا ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے سوچیئے اگر یہ گال اندر پچکے ہوتے یا باہر لٹک رہے ہوتے یا ماتھا زیادہ لمبا ہوتا اور ٹھوڑی نیچے کی جانب لٹک رہی ہوتی تو کیا حسن قائم رہتا؟ اور اگر چہرے کی ہڈیاں اور دانت باہر نظر آرہے ہوتے اور اوپر کا یہ حسین اور خوبصورت غلاف نہ ہوتا تو کیا

ایک دوسرے کو دیکھ کر انسان ڈر نہ جاتے، پھر سوچیں اور بار بار سوچیں کہ جس خوبصورتی اور حسین بناوٹ اور سجاوٹ پر یہ انسان ناز ونخرے کرتا ہے یہ بناوٹ اور سجاوٹ کس نے عطا کی ہے؟

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن

ایک انسان کا چہرہ دوسرے سے مختلف ہونا نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ ہر ایک چہرے کو انتہائی حسن بھی دیا اور ایک چہرے کو دوسرے سے ممتاز اور علیحدہ بھی کر دیا ورنہ اگر تمام چہرے ایک جیسے ہوتے تو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا بچہ ایک کا ہوتا دوسرا یہ کہتا کہ میرا بچہ ہے۔جرم ایک انسان کرتا اسی شکل کا دوسرا انسان پکڑا جاتا، غرض ہر ایک چہرے کا دوسرے سے مختلف ہونا بھی ایک عظیم نعمت ہے اور اللہ تبارک تعالیٰ کی قدرت کی عجیب دلیل ہے۔

مسکراہٹ کی نعمت!

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم.

ترجمہ: ہم نے بنایا آدمی خوب سے اندازے پر۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے انسانی زندگی کو لطف وراحت سے بھرنے کیلئے کیسی کیسی عجیب وغریب نعمتیں پیدا کی ہیں، انسان میں تھوڑا سا بھی غور وفکر کا مادہ موجود ہو تو ان نعمتوں پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی محبّت وعظمت کو اپنے دل میں بڑھا سکتا ہے، ان نعمتوں میں سے چہرے کی مسکراہٹ کی نعمت بھی ہے، زندگی کی گونا گوں مصروفیات میں تھکے انسان جب مسکرا کر ملتے ہیں تو دلوں میں فرحت اور تھکاوٹ میں کمی محسوس کرتے ہیں، حدیث میں آتا ہے:

اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلَقٍ

ترجمہ: ’’نیکیوں میں سے ایک نیکی یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (مسکراتے چہرے) سے پیش آؤ۔‘‘

اس لئے ہمیں چاہیے کہ جب مسلمان بھائیوں سے ملیں تو مسکراتے چہرے سے ملیں، شوہر جب باہر سے تھک ہار کر گھر میں داخل ہو تو بیوی کو چاہئے کہ شوہر کا مسکرا کر استقبال کرے، اسی طرح بیوی چونکہ گھر کے کام کاج کر کے اور بچوں کے نازنخرے برداشت کر کے تھک چکی ہوتی ہے، اس لئے شوہر کو چاہیے کہ وہ گھر میں داخل ہو تو مسکراتے ہوئے داخل ہو۔

واقعہ: ایک بچے کے بارے میں سنا ہے کہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے غدود نہیں اس لئے وہ بچہ مسکرا نہیں سکتا، اس کا خوش ہونا یا خوش نہ ہونا برابر نظر آتا ہے۔

فائدہ: زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے اس لئے زیادہ ہنسنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ اماں جان حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی بھی قہقہہ مار کر نہیں ہنسے ہاں آپ تبسم بہت فرماتے تھے۔

مسکراہٹ کی نعمت کا شکر

مسکراہٹ بیوی بچوں اور شوہر اور مسلمان حقیقی بہن بھائیوں کیلئے ہے۔ مردوں کا اجنبی عورتوں سے اور عورتوں کا اجنبی مردوں سے مسکرا کر بات کرنا اللہ تبارک تعالیٰ کے غضب اور غصے کو دعوت دیتا ہے اس سے قطعی طور پر بچیں۔

فائدہ: شریعت میں محرم وہ لوگ ہیں جن سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہے مثلاً باپ، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ یا ماں، بہن، خالہ، پھوپھی، وغیرہ یہ وہ محارم ہیں جن کا آپس میں نکاح ہمیشہ حرام ہے، اس کے علاوہ وہ مرد اور عورت جن کا آپس میں نکاح جائز ہے وہ محارم نہیں

ہیں ان سے شرعی پردہ کرنا شریعت کا حکم ہے، مثلاً عورتوں میں پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد بہنیں ان سب زادیوں سے نکاح جائز ہے ان سے شرعی پردہ ہے۔ اسی طرح عورتوں کا اپنے پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد بھائیوں، ان سب زادوں سے شرعی پردہ ہے، ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا ناجائز اور حرام ہے۔

ہاتھوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ

ہاتھوں کی نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، ذرا سوچئے انسانوں کو گھروں، دکانوں، کارخانوں، کھیتوں وغیرہ میں کام کاج کرنے، کھانے پینے، لکھنے پڑھنے اور دیگر سینکڑوں ضرورتوں میں ہاتھوں کی کتنی ضرورت پیش آتی ہے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان میں ایسی لچک رکھ دی کہ انسان ان کو بڑی تیزی کے ساتھ دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف حرکت دیتا ہے اور انسان کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ پھر ہتھیلیوں کے گوشت کو عام گوشت کی نسبت سخت بنایا گیا ورنہ دن بھر کے کام کاج میں جلد زخمی ہو جاتی اور ہتھیلیوں کو چوڑا بنایا تاکہ ضرورت کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ کر ایک برتن بنا لیا جائے اور اس سے انسان پانی پینے کا کام لے سکے۔ اور اس ہاتھ کو جب بند کر لیا جائے تو مکّے کی صورت میں انسان کیلئے ایک طاقتور ہتھیار بن جائے اور اگر کہیں گرنے لگے تو فوراً ہاتھوں کے ذریعے اپنے جسم اور چہرے کو بچا لے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ؟

ہاتھوں کی نعمت کا شکر

ہاتھوں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ ان کو اچھے کاموں میں لگایا جائے، حلال روزی کمانے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور دکھی انسانیت کی خدمت میں لگایا جائے اور ان ہاتھوں کو حرام کاموں سے بچایا جائے، مثلاً کسی پر ظلم کرنا، کسی کا حق مارنا، کسی کی چیز چرالینا۔

حدیث میں آتا ہے:

قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ترجمہ: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

واقعہ: راقم ایک دن جامعہ میں تھا۔ حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک پروفیسر ملنے آئے جن کے دونوں ہاتھ کہنیوں کے قریب سے کٹے ہوئے تھے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ایک دن گھر میں بجلی کا کوئی کام کرنے لگا تو سخت قسم کا کرنٹ لگا جس سے دونوں ہاتھ ضائع ہو گئے وہ بیٹھ کر حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کر رہے تھے اور میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ وضو کیسے کرتے ہوں گے اور طہارت وغیرہ کی ضرورت کیسے پوری کرتے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

انگلیوں کی نعمت!

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ

ترجمہ: ''ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے جوڑ مضبوط کر دیئے۔''

انگلیوں کی سجاوٹ اور بناوٹ پر غور کریں کہ یہ کتنی خوبصورت بنائی گئی ہیں، ان میں کتنے جوڑ رکھ دیئے تاکہ چیزوں کو پکڑنے، کام کاج کرنے اور لکھنے میں آسانی ہو، پھر ترتیب پر غور کریں چار انگلیاں ایک طرف اور انگوٹھا سامنے رکھ دیا، اس ترتیب میں کام کرنے میں کتنی آسانی ہوتی ہے، سوچیئے تو کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ان انگلیوں کو کتنا خوبصورت بنا دیا کیسی خوبصورت ترتیب رکھی، یہ ہمارے بیوی بچوں کی خوبصورت انگلیاں کس نے بنائیں؟ عورتیں ان انگلیوں پر اور ہاتھ کی خوبصورت ہتھیلی میں مہندی سے پھول وغیرہ بنا کر اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کو کتنا خوبصورت بنا لیتی ہیں۔ تو خدارا ذرا غور کریں اور سوچیں اگر ہاتھ ہوتے اور انگلیاں نہ ہوتیں یا انگلیاں ہوتیں مگر انگوٹھا نہ بنایا جاتا تو چیزوں کے پکڑنے اور لکھنے میں کتنی مشکل پیش آتی، اور ہاتھ کتنا بدصورت معلوم ہوتا۔

اس عظیم قدرت والی ذات کی بناوٹ پر غور کریں کہ اس کے علاوہ انگلیوں کی کوئی ترتیب ذہن میں آتی ہے جو بناوٹ اور سجاوٹ میں اس سے بہتر ہو اور خوبصورتی میں اس سے زیادہ ہو۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ

ناخنوں کی نعمت!

ناخن بھی اللہ تبارک تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں یہ پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں اور انہی ناخنوں کی بدولت باریک چیزوں کو پکڑنے اور اٹھانے میں آسانی ہوتی ہے اور لکھتے وقت پین وغیرہ کو پکڑنے میں آسانی ہوتی ہے اور اگر کہیں کھجلی کی ضرورت ہو تو ناخن کے ذریعہ انسان آرام سے کھجا لیتا ہے اور کانٹا وغیرہ چبھ جائے تو دو ناخنوں کو ملا کر انسان کانٹا آرام سے نکال لیتا ہے۔

پھر ناخن چونکہ زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے خراب ہوتے رہتے ہیں، اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کو اس طرح بنا دیا کہ یہ بڑھتے رہتے ہیں جو حصّہ استعمال ہو کر خراب ہو جاتا ہے آگے بڑھنے پر کاٹ دیا جاتا ہے، اگر ناخنوں کی نعمت نہ ہوتی تو ہاتھ پاؤں بدصورت معلوم ہوتے اور زیادہ کام کرنے کی وجہ سے انگلیوں کے آخر میں روڑے پڑ جاتے۔ پھر اللہ تبارک تعالیٰ کی ایک نعمت یہ ہے کہ ان ناخنون کو بے حس رکھا تا کہ بڑھ جانے پر جب کاٹے جائیں تو تکلیف نہ ہو۔

فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان؟

ناخنوں کی نعمت کا شکر!

ناخنوں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ ان کو سنّت کے مطابق کاٹا جائے آج کل جانوروں کی طرح بڑے بڑے ناخن رکھنے کا غیر شرعی رواج چل نکلا ہے یہ ناخنوں کی نعمت کی ناشکری ہے، ایسے ہی بعض عورتیں ناخن پالش لگا لیتی ہیں جس سے وضو نہیں ہوتا اور اپنی نمازوں کو برباد کر دیتی ہیں۔

واقعہ: حضرت علیؓ کے پاس ایک غریب شخص آیا اور اپنی غربت کا رونا رونے لگا اور کچھ ناشکری کے الفاظ کہے تو حضرت علیؓ نے اسے سمجھانے کیلئے پوچھا، اے اللہ کے بندے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے دو آنکھیں دی ہیں اگر کوئی کہے ان آنکھوں کی قیمت لگا لو اور آنکھیں مجھے فروخت کر دو تو ایک لاکھ ایک کروڑ ایک ارب کتنی قیمت میں فروخت کرو گے، وہ کسی قیمت پر راضی نہ ہوا اسی طرح چند اعضاء کا پوچھنے کے بعد فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تبارک تعالیٰ نے تجھے اربوں کھربوں کے قیمتی اعضاء عطا کئے پھر بھی اللہ تبارک تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے۔

فائدہ: دنیا کی چیزوں کو ہم محنت کر کے حاصل کرتے ہیں اس لئے ان کی قدر و قیمت دل

میں ہوتی ہے لیکن دنیا کی چیزوں سے کہیں زیادہ قیمتی اعضاء چونکہ ہمیں بن مانگے اور بغیر محنت کے مل گئے اس لئے ان کی قدر نہیں کرتے ہاں ان کی قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب خدانخواستہ کسی حادثہ وغیرہ کی صورت میں وہ عضو ناکارہ ہو جائے۔

فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان ؟

پاؤں کی نعمت!

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَآتٰكُمْ مِنْ كُلِّ مَاسَأَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا.

ترجمہ: ''اور اس نے تمہاری ضرورت کی تمام چیزیں عطا کیں اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔''

ہمارے خالق و مالک اور تمام جہاں کے خالق اور مالک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں پاؤں کی عظیم نعمت عطا فرمائی، زندگی کی گونا گوں مصروفیات میں اس کی کتنی ضرورت پیش آتی ہے، پاؤں کی بناوٹ اس طرح رکھی کہ اوپر کولہے کے حصّہ پر گوشت زیادہ رکھا گیا اور پاؤں کے آخر میں انگلیوں کو رکھ کر چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے میں کتنی آسانی پیدا کر دی گئی، کبھی سوچا ہے کہ پاؤں کتنی بڑی نعمت ہیں اللہ تبارک تعالیٰ نے بن مانگے اور ہماری بغیر کسی محنت کے یہ عظیم نعمت ہمیں اور ہمارے بیوی بچوں کر عطا فرما کر کتنا بڑا احسان کیا، ذرا سوچیں اگر یہ دو پاؤں کی نعمت ہمارے اور ہمارے بیوی بچوں کے پاس نہ ہوتی تو کیا ہم مصنوعی پاؤں لگا کر اس آرام اور راحت سے چل پھر یا بھاگ دوڑ سکتے اور گھروں دکانوں کھیتوں اور کارخانوں کے کام کر سکتے اور اگر پاؤں تو ہوتے مگر انگلیاں نہ ہوتیں تو انسان کو چلنے پھرنے میں کتنی مشکل پیش آتی۔

فائدہ: آج ترقی کا دور ہے اور انسان چاند پر کمندیں ڈال رہا ہے اور دنیا کی مختلف چیزیں بنا کر اس پر بہت نازاں ہے لیکن غور کریں کہ اگر ایک شخص کے ہاتھ یا پاؤں کسی حادثہ میں ضائع ہو جائیں اور اسے مصنوعی ہاتھ یا پاؤں بنا کر لگا دیا جائے، اب ذرا سوچیں کہ اصلی ہاتھ اور مصنوعی ہاتھ، اصلی پاؤں اور مصنوعی پاؤں میں کتنا فرق ہے؟ جو کام اصلی ہاتھ یا اصلی پاؤں سے آرام سے ہوتے تھے کیا وہ مصنوعی ہاتھ اور پاؤں سے بھی اس طرح ہو سکتے ہیں؟ پھر وہ کون عظیم محسن ہے جس نے ہمیں عجیب وغریب اعضاء بن مانگے عطا کر دیئے اور ہر ایک عضو ایسا بنایا کہ پوری دنیا اس کی قیمت ادا نہیں کر سکتی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ .

ترجمہ: ”پس کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس کے برابر ہوگا جو پیدا نہیں کرتا اور اگر اللہ تبارک تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔“

پاؤں کی نعمت کا شکر

پاؤں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ پاؤں اللہ تبارک تعالیٰ کے احکامات کی طرف تو خوب بڑھنے والے ہوں مثلاً نماز کی طرف، دعوت وتبلیغ اور جہاد وغیرہ وغیرہ اور اللہ تبارک تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو برے کاموں کی طرف بڑھنے سے روکا جائے:

وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ.

ترجمہ: ”اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ غنی ہے تعریفوں والا ہے۔“

واقعہ: ہمارے ایک دوست ڈاکٹر ہیں ایک حادثہ میں ان کی ایک ٹانگ اور ایک بازو ضائع ہو گئے، ان کو مصنوعی ٹانگ لگا دی گئی ایک سفر میں ہم ساتھ تھے تو ایک مقام پر تھوڑی سی چڑھائی آ گئی تو وہ دوست بہت آرام آرام سے چلنے لگے، مگر پھر بھی وہ مصنوعی ٹانگ جو لکڑی کے ٹکڑوں کو جوڑ کر بنائی گئی تھی اکھڑ گئی ان کو سہارا دیکر رہائش گاہ پر لانا پڑا اور ٹانگ جڑوانے کی فکر کی مگر وہاں کوئی آدمی بھی جوڑنے والا نہ مل سکا سارے سفر میں ان کو پریشانی رہی، یہ دیکھ کر اللہ تبارک تعالیٰ کی عطا کردہ عظیم نعمت پاؤں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو گیا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کو کتنا مضبوط بنایا ہے کہ انسان پہاڑوں میں دوڑتا اور ورزش کرتا نظر آتا ہے مگر اس کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ ذرا سوچیئے کیا مصنوعی پاؤں لگا کر صبح کو ورزش ہو سکتی ہے اور دنیا کی سینکڑوں مصروفیات میں مصنوعی پاؤں اتنا کام دے سکتے ہیں جو حقیقی پاؤں دیتے ہیں۔

فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ؟

انسان کے بال ایک نعمت

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ.

ترجمہ: ”اور ہم نے انسان کو اچھے نقش ونگار پر پیدا کیا۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو حسین بنایا اس لئے ہر وہ چیز جو اس کے اندر حسن پیدا کرتی تھی وہ انسان کو عطا کر دی، بالوں کو دیکھ لیجئے کہ یہ انسان کے حسن میں کتنا اضافہ کرتے ہیں، عورتوں اور مردوں کے سر کے بال کتنے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں جہاں بال خوبصورتی اور فائدہ دیتے تھے وہاں عطا کر دیئے اور

جہاں بال بدصورتی اور نقصان کی صورت پیدا کرتے تھے وہاں نہیں دیئے ، یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کی بہت بڑی دلیل ہے، مثلاً سر کے بال خوبصورت اور بھلے معلوم ہوتے ہیں عطا کر دیئے ماتھے پر بال ہوتے تو بدصورت معلوم ہوتے اس لیے نہ دیئے ابرو پر بال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں عطا کر دیئے ، پلکوں کے اوپر بال بدصورت معلوم ہوتے ہیں اس لئے نہ دیئے پلکوں کے کناروں پر اچھے معلوم ہوتے ہیں اس لئے وہاں عطا فرما دیئے بلکہ انسان کو چونکہ دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اُن کو کھڑا بنا دیا۔اس سے آنکھوں کے حسن میں بھی اضافہ کر دیا اور دیکھنے میں بھی آسانی پیدا کر دی، پھر مونچھوں پر مردوں کو بال اچھے لگتے تھے اس لیے عطا کر دیئے اس کے ساتھ ہی ہونٹ تھے اگر ہونٹوں پر بال دے دیئے جاتے تو کتنے بدصورت معلوم ہوتے ، پھر اگر کٹواتا تب بھی مشکل ہوتی اور اگر رکھتا تب بھی مشکل ہوتی، اور ہونٹوں کے بال انسان کی زندگی اجیرن کر دیتے ، بات کرنا مشکل، بلکہ کوئی چیز کھانا بھی مشکل ہو جاتا، اس لیے اس عظیم محسن نے ہونٹوں پر بال نہ دے کر عظیم احسان کیا، داڑھی مردوں کی خوبصورت معلوم ہوتی ہے اور انکی مردانگی اور رعب میں اضافہ کرتی ہے اس لیے مردوں کو عطا کر دی لیکن عورتوں کو چونکہ بنایا ہی نرم و نازک ہے اس لیے ان کیلئے داڑھی کا نہ ہونا ہی خوبصورتی تھی اسلئے عورتوں کو داڑھی نہ دی، پھر ناک اور کان کے اندر بالوں کا ہونا فائدہ مند تھا اس لئے ان میں بال رکھ دیئے ،منہ کے اندر بالوں کا ہونا انسان کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا اس لیے منہ کو بالوں سے محفوظ رکھا، جسم پر چھوٹے چھوٹے بال بھلے معلوم ہوتے ہیں وہاں رکھ دیئے ، لیکن ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں میں بالوں کا ہونا انسان کیلئے مشکل پیدا کر دیتا اس لیے وہاں بال عطا نہیں فرمائے ، اور پھر بالوں کو بے حس بنایا تا کہ کاٹنے میں تکلیف نہ ہو۔ یہ ساری کاری گری کس کی ہے؟ ذرا علیحدہ بیٹھ کر سوچیں اور خوب سوچیں ، چنانچہ کہنا پڑے گا:

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ!

حدیث میں آنحضورؐ نے فرمایا، پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی کے ذریعہ اور عورتوں کو سر کے بالوں کے ذریعہ مزین کیا۔ جیسے عورت کے سر پر بال نہ رہیں گنجی ہو جائے تو اس کی خوبصورتی ماند پڑ جاتی ہے اس طرح مرد کی داڑھی نہ رہے تو اس کی خوبصورتی اور رعب ماند پڑ جاتا ہے، مگر افسوس آج مسلمان غیر مسلموں کی اندھی تقلید میں اپنی فطرت مسخ کر رہے ہیں اس لیے ان کو خوبصورتی کی چیز بدصورت نظر آتی ہے، افسوس آج عورتوں نے اپنی خوبصورتی کی چیز لمبے بالوں کو اور مردوں نے اپنی خوبصورتی کی چیز داڑھی کو (نعوذ باللہ) عیب شمار کر لیا ہے۔

فائدہ: ایک جگہ چند نک کٹے بیٹھے تھے ان کے پاس ایک سالم ناک والا بھی آنکلا تو ناک کٹے کہنے لگے ارے نکو آ گیا۔ عیب والوں کو جس کی ناک صحیح تھی اس میں عیب نظر آنے لگا، بالکل اسی طرح آجکل جو سراپا خوبصورتی تھی اس کو عیب شمار کیا جانے لگا اور جو عیب ہے اس کو خوبصورتی۔

بالوں کی نعمت کا شکر!

بالوں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ جن بالوں کو شریعت نے کاٹنے کا حکم دیا ہے انکو کاٹا جائے، مثلاً بغل کے بال، زیر ناف بال، مونچھوں کے بال۔ اور جن کو کاٹنے سے منع کر دیا ہے ان کے کاٹنے سے بچا جائے داڑھی کے بال ایک مشت کے برابر ہونے سے پہلے کاٹنا، اسی طرح عورتوں کیلئے سر کے بال چھوٹے کرنا ناجائز اور حرام ہے اس طرح مردوں کو چاہیے کہ سر کے بالوں میں انگریزوں کی مشابہت کرنے سے بچیں اور سنّت کے مطابق بال رکھیں۔

یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَهَا وَ اَکْثَرُ هُمُ الْکَافِرُوْنَ.

ترجمہ:’’ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو جانتے ہیں پھران کا انکار کرتے ہیں اکثر لوگ ان میں کفر کرنے والے ہیں۔‘‘

سوال: آجکل عورتیں بھنویں باریک کرتی ہیں اسی طرح چہرے اور ہاتھوں وغیرہ کے بال صاف کراتی ہیں جسے تھریڈنگ کہا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ صورتیں ناجائز اور حرام ہیں اور اللہ تبارک تعالیٰ کے فطری حسن کو مسخ کرنے والے کام ہیں۔

ہڈیوں کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم کی مضبوطی کیلئے جسم کے اندر ہڈیوں کا ایک خوبصورت اور مضبوط جال بچھا دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے جسم میں دوسو سے زیادہ ہڈیاں رکھیں، پھرانکو آپس میں بڑے پیارے انداز میں اس طرح جوڑ دیا کہ ان کے درمیان نہ کوئی پیچ ہے نہ ہی کیل، پھران جوڑوں میں ایک لیس دار سفید پانی رکھ دیا تا کہ ہڈیاں آپس میں رگڑ نہ کھائیں پھر جوڑ اتنے مضبوط رکھے کہ چالیس پچاس سال تک استعمال کے بعد بھی گھستے نہیں اور نہ ہی ان کے اندر اکثر خرابی آتی ہے۔ پس ہڈیوں کو یوں سمجھیں جیسے عمارت کے اندر لوہا اور سریا، کہ اس کے ذریعے عمارت بہت مستحکم رہتی ہے۔ ذرا غور کریں اگر ہڈیاں نہ ہوتیں تو انسان بے کار گوشت کا لوتھڑا ہوتا اور انتہائی کمزور ہوتا، یا اگر سارے جسم کی ہڈی ایک ہوتی تو کتنی مشکل پیش آتی، پھر اگر ان ہڈیوں کے سرے نوک دار ہوتے تو کتنی پریشانی ہوتی، یا دو جوڑ کمزور ہوتے کہ زیادہ کام کرنے پر اپنی جگہ سے نکل جاتے تو کتنی پریشانی ہوتی، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ وَشَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ

ترجمہ:’’ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑ مضبوط بنا دیئے۔‘‘

پھر ریڑھ کی ہڈی پر غور کریں جو بہت ساری ہڈیوں کو ملا کر بنائی گئی کہ ایک خوبصورت زنجیر بن گئی، اگر یہ اس طرح نہ ہوتی بلکہ اس کی جگہ سیدھی ایک ہڈی ہوتی تو حرکت کرنا کتنا مشکل ہوتا، پس اللہ تبارک تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے بغیر پیچوں اور کیلوں کے ہڈیوں کو آپس میں پیارے اور مستحکم انداز میں جوڑ دیا کہ انسان کو زندگی کے ہزاروں مشاغل میں کام کاج کرنے، اٹھنے بیٹھنے اور دوڑنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن

ہڈیوں کا جڑنا نعمت!

انسان کی ہڈی اور گوشت کا ٹوٹنے اور کٹ جانے کے بعد خود بخود جڑنا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو جوڑنے کا فطری نظام بنا دیا، صرف دونوں ہڈیوں کو ملا کر باندھ دیں اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے خود جڑ جاتی ہیں، اس طرح گوشت کہیں سے کٹ جائے تو دونوں حصوں کو ملا کر باندھ دیں تو کچھ دنوں بعد خود بخود جڑ جاتے ہیں، یہ کاریگری کس کی ہے؟ درخت کی ٹہنی یا تنا ٹوٹ جائے پوری کوشش کر کے دیکھ لیں لیکن جوڑنے کی صورت نہیں بنتی پھر ہڈیوں اور گوشت کو آپس میں جوڑنے کا نظام کس نے بنایا؟ ذرا سوچیں اگر ہڈیاں ٹوٹ تو جاتیں مگر جڑنے کا نظام نہ ہوتا، گوشت کٹ تو جاتا مگر جڑنے کا فطری نظام نہ ہوتا تو کتنی مشکل ہوتی؟

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن.

پٹھوں کی نعمت!

پٹھوں کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اس نعمت کے ذریعے انسان اپنے اعضاء ہاتھ پاؤں کو حرکت دے لیتا ہے اگر پٹھے نہ ہوتے تو انسان کیلئے اعضاء کو حرکت دینا مشکل ہو جاتا۔

رگوں کی نعمت

انسان کو ہر وقت اور ہر لمحہ خون اور آکسیجن کی ضرورت پڑتی ہے، اس کیلئے اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کے اندر رگوں کا عجیب وغریب جال بچھا دیا، پھر صاف خون پہنچانے کے لیے الگ رگیں اور استعمال شدہ خون کو دل میں پہنچانے کے لیے الگ رگیں بنائیں۔ پیغام رسانی کی رگیں علیحدہ ہیں جو دماغ سے احکامات پورے جسم میں بھیج رہی ہیں، اور اسی طرح جسم سے دماغ کو۔

پھیپھڑوں کی نعمت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سانس لینے کے لیے پھیپھڑوں کی نعمت نصیب فرمائی۔ انہیں پھیپھڑوں کے ذریعے دل اور پورے جسم میں آکسیجن مہیا کی جاتی ہے، پھر سانس لینے میں خودکار ترتیب رکھ دی، اس میں انسان کو کوئی مشقت یا محنت نہیں کرنی پڑتی، انسان سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے یا کام میں مصروف ہے ہر حال میں یہ نظام جاری ہے۔ ایک انسان دن میں پندرہ ہزار سے زائد مرتبہ سانس لیتا ہے، ہر سانس اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے، سانس اندر جانا ایک نعمت اور باہر نکلنا دوسری نعمت، سانس اندر نہ جائے تب بھی موت اور اندر جا کر باہر نہ نکل سکے تب بھی موت واقع ہو جائے گی، پھر غور کیجئے کہ سانس کا

یہ خودکار طریقہ اگر نہ ہوتا بلکہ انسان کو سانس کھینچنا پڑتا سانس اندر لے جاتا پھر باہر نکالتا یہ طریقہ رات دن کرنا پڑتا تو ہزاروں مرتبہ یہ عمل دہرانے سے کتنی مشکل پیش آتی۔ تو سوچیے سانس کا یہ خودکار طریقہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے، پھر یہ بھی غور کریں کہ گلے میں سانس اور غذا کی نالیاں قریب قریب ہیں اگر ہمارے ذمہ ہوتا کہ کوشش کریں کہ غذا سانس کی نالی میں نہ جائے ورنہ تمہاری موت واقع ہو جائے گی تو ہمارے لئے کتنی مشکل ہو جاتی، مگر اللہ تبارک تعالیٰ کے خوبصورت نظام پر غور کریں سانس سانس کی نالی میں اور غذا غذا کی نالی میں خود بخود جاتی رہتی ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن.

معدے کی نعمت!

معدہ بھی اللہ تبارک تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کہ ہم قسما قسم کی نرم اور سخت غذائیں کھاتے رہتے ہیں اور معدہ کی بھٹی اس کو گلا کر ہضم کر دیتی ہے۔ پھر یہاں سے زائد از ضرورت غذا فضلہ کی صورت میں نیچے منتقل ہو جاتی ہے، اور غذا کا جوہر جزو بدن بن کر خون میں شامل ہو جاتا ہے، ذرا سوچیئے کہ ہم مختلف غذائیں کھا کر بے غم ہو جاتے ہیں اور سو بھی جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی گوشت پوست کی یہ عظیم مشینری سخت سے سخت غذاؤں کو آرام سے ہضم کر دیتی ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن.

معدے کی اس عظیم نعمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب یہ خراب ہو جائے اور غذا ہضم کرنا چھوڑ دے اور انسان زود ہضم چیزیں بھی ہضم نہ کر سکے اس لیے اس نعمت کا بھی خوب شکر ادا کریں۔

گردوں کی نعمت

گردوں کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے لاکھوں چھلنیاں لگائی ہیں، گردوں کا کام یہ ہے کہ خون میں غیر ضروری مادوں (اشیاء) کو ضروری مادوں سے علیحدہ کر کے غیر ضروری مادوں کو نیچے مثانہ کی طرف منتقل کریں۔ گردوں کی نعمت کا اندازہ ان سے پوچھیں جن کے گردے کام کرنا چھوڑ دیں اور غیر ضروری مادے بھی خون میں شامل ہو کر انسان کو عجیب پریشانی میں مبتلا کر دیں۔

قوت ماسکہ کی نعمت!

انسان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں اور نعمتیں عطا فرمائی ہیں، وہاں قوت ماسکہ کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے، یعنی انسان کے اندر ایک قوت ہے، کہ وہ پیشاب فضلہ وغیرہ کو روک لیتا ہے، پھر خلوت میں جا کر فراغت حاصل کر لیتا ہے، اگر یہ قوت ماسکہ نہ ہوتی اور جتنا کھانا ہضم ہوتا وہ بہتا رہتا تو انسان کو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا، محافل، دفتروں، دکانوں، عدالتوں، حکومت کے ایوانوں، اور اہم محفلوں میں شرکت کرنے میں کتنی مشکل پیش آتی۔

فائدہ: گاڑیوں اور جہازوں میں ڈیزل اور پٹرول وغیرہ استعمال ہونے کے ساتھ ساتھ دھواں وغیرہ کی صورت میں نکلتا رہتا ہے۔ اس کو روک کر ایک وقت میں خارج کرنا انتہائی مشکل عمل ہے، مگر انسان کے اندر ایسا نظام بنا دیا کہ دن بھر کتنا کھاتا پیتا ہے مگر اس کے اخراج کیلئے ایک محکم نظام مقرر کر دیا ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو چیزیں بھی دنیا میں بنائی ہیں ان کا ایک عجیب محکم نظام

بنا دیا کہ انسان اس میں عیب نہیں نکال سکتا، مثلاً انسان اور جاندار بنائے۔ ان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ دنیا کے نظام میں خرابی پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کی ضرورت دوسری چیزوں کو ہے۔ مثلاً انسان اور جاندار جو ہوا خارج کرتے ہیں جسے کاربن ڈائی آکسائیڈ کہا جاتا ہے، اس کی نباتات (درخت وغیرہ) کو اشد ضرورت ہے اور جو نباتات (درخت وغیرہ) خارج کرتے ہیں یعنی آکسیجن اس کی ضرورت جانوروں کو ہے، اس طرح جاندار جو فضلہ خارج کرتے ہیں ان سے فضا خراب نہیں ہوتی بلکہ اسکی اشد ضرورت زمین کو ہے اس سے زمین کو نئی زندگی ملتی ہے اور زمین جو سبزہ اور پھل سبزیاں پیدا کرتی ہے اس کی ضرورت انسانوں اور جانداروں کو ہے، اسی طرح جاندار جو مر کر زمین میں مل جاتے ہیں اس سے بھی زمین کو فائدہ پہنچتا ہے، اس ترتیب سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرت کا اندازہ ہوتا ہے، ذرا سوچو اگر جاندار اور نباتات دونوں کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے یا دونوں آکسیجن خارج کرتے تو دنیا کا کیا حال ہوتا؟ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا تَرٰی فِی خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ.

ترجمہ: ''نہ دیکھو گے رحمٰن کی کاری گری میں کوئی عیب (ٹیڑھا پن) سو! نگاہ ڈال کر دیکھو کہیں تم کو کوئی عیب نظر آتا ہے؟ پھر بار بار نگاہیں ڈال کر دیکھو تمہاری نگاہیں رد ہو کر اور عاجز واپس لوٹ آئیں گی۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ جو چیز بناتے ہیں وہ بے عیب ہوتی ہے اور انسان جو بھی چیز بناتا ہے، اس میں عیب رہ جاتا ہے، اس لیے وہ جہاں فائدہ دیتی ہیں وہاں نقصان بھی پہنچاتی ہیں، مثلاً گاڑیاں بنائیں انکا بہت ہی فائدہ ہے لیکن ان کے دھوئیں نے فضا کو آلودہ

کر دیا ہے، کارخانے بنائے انکا فائدہ اپنی جگہ مگر انہوں نے فضا کو آلودہ کر دیا، اگر غور کرو تو تمام چیزوں میں یہ بات ہے کہ انسان کی بنائی ہوئی چیزیں عیبوں سے پر اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزیں عیبوں سے پاک ہیں۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن

جلد کی نعمت!

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

فَکَسَوۡنَا الۡعِظَامَ لَحۡمًا.

ترجمہ: ''پھر ہم نے چڑھایا ہڈیوں پر گوشت۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے جلد وکھال کی نعمت بھی ہے، دیکھو، جلد کو کتنا نرم و ملائم بنایا اور اس کو جسم کے ساتھ جوڑنے کیلئے کیسا عجیب نظام رکھا کہ اس میں کوئی پیچ، کیل یا گوند وغیرہ کو استعمال نہیں کیا گیا جیسا کہ گاڑیوں وغیرہ میں باڈی کو پیچوں کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، ذرا غور کریں، جلد کس مضبوطی کے ساتھ جسم کے ساتھ جوڑ دی گئی ہے کہ ساٹھ ستّر سال کے عظیم مجاہدوں، کام کرنے اور بھاگنے دوڑنے کے بعد بھی جلد کا باقی جسم کے ساتھ اتصال قائم رہتا ہے۔اب ذرا غور کیجئے کہ جلد کی موجودہ صورت کتنی عظیم نعمت ہے، اگر کھال کو پیچوں کے ساتھ جوڑا جاتا تو تھوڑے دن بعد بھاگنے دوڑنے اور کام کاج کرنے کی وجہ سے پیچ ڈھیلے ہو جاتے اور ان کو کسنا پڑتا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ پیچ کیلیں وغیرہ انسان کے اپنی بیوی بچوں کیلئے کتنی مشکلات پیدا کرتے، آج ایک پیچ ڈھیلا ہو تا اور باہر نکلا ہوتا تو جسم کے حصّے یا دوسرے جسموں کو زخمی کر دیتا، یا کسی عضو کا پیچ ڈھیلا

ہوا اور وہ راستہ وغیرہ میں گر گیا، خوب غور کریں پھر جلد کو عام جانوروں کی نسبت باریک اور ملائم رکھا گیا یہ بھی نعمت ہے، اور اس پر بال اُون وغیرہ یا پرندوں کی طرز پر نہیں رکھے گئے ورنہ انسان مس یعنی چھونے کی لذت سے محروم رہتا، پھر جلد کے ذریعے اندر کے سارے نظام اور اندر کی گندگی کو چھپا دیا گیا، اگر گندگی سامنے نظر آتی تو کتنی پریشانی ہوتی، تو سوچیئے اس عظیم اور محسن ذات نے جلد کو نرم و ملائم اور انتہائی خوبصورت بنا کر انسان کیلئے راحت کا کیسا انتظام کر دیا۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن

نیند کی نعمت!

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَجَعَلۡنَا نَوۡمَکُمۡ سُبَاتاً

ترجمہ: ''ہم نے تمہارے لئے نیند کو آرام کی چیز بنایا''۔

نیند اللہ تبارک تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے انسان زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور زندگی سے بے زار ہونے لگتا ہے، یا طویل سفر کے بعد جسم ٹوٹ جاتا ہے اور دماغ زندگی کی گتھیوں کو سلجھاتے سلجھاتے دنیا کے مسائل نمٹاتے نمٹاتے پریشان ہو جاتا ہے کہ اچانک نیند اس کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور کچھ وقت کیلئے انسان دنیا کے سارے دکھ درد بھول جاتا ہے اور وہ دماغ جو بعض تفکرات اور پریشانیوں سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہتا تھا مگر چھوٹتا نہ تھا لیکن نیند نے دماغ پر بھی سکون طاری کر دیا اور نیند پوری کر کے جب انسان اٹھتا ہے تو شاداں وفرحاں اٹھتا ہے اور جسم میں کام کرنے کیلئے ایک نئی قوت محسوس کرتا ہے، کبھی سوچا کہ نیند کیسی نعمت ہے؟ اگر چند دن نیند نہ آئے تو بڑے

بڑے پہلوانوں کی پہلوانی اور بڑے بڑے مفکروں کی مفکری دھری کی دھری رہ جائے۔

یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَھَا وَ اَکْثَرُھُمُ الْکَافِرُوْنَ.

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جانتے ہیں پھر بھی انکار کرتے ہیں اور ان کے اکثر کافر ہیں۔‘‘

فائدہ: انسان صبح سے شام تک اللہ تبارک تعالیٰ کی لاکھوں نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے اور راحت اٹھاتا ہے اور اللہ تبارک تعالیٰ کی عطا کردہ انتہائی قیمتی اعضاء سے اپنے کام انجام دیتا ہے پھر جب تھک ہار جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک اور نعمت اس کو اپنی آغوش میں لے جاتی ہے۔کبھی غور کیا؟ کبھی سوچا کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں پھر بھی آج انسان اللہ تبارک تعالیٰ کو ناراض کرنے پر تلا ہوا ہے۔

نیند کی نعمت کا شکر

اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ جب بھی نیند سے اٹھیں تو نیند سے اٹھنے کی دعا پڑھیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کریں اور عزم کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس نئی قوت سے نوازا ہے اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات بجالانے میں صرف کریں گے اور اس کی نا فرمانی سے بچیں گے۔

انسان کا ایک حد تک بڑھنا نعمت

انسان ایک قطرہ پانی سے شروع ہوتا ہے، پھر بڑھتے بڑھتے مکمّل انسان بن جاتا ہے۔اور جوانی میں پہنچ کر اس کی ہر چیز مکمّل ہو جاتی ہے اور ایک خوبصورت حسین و جمیل انسان بن جاتا ہے، انسان یومیہ کئی کلو کھانا کھاتا ہے اس طرح کئی کلو پانی پیتا ہے اگر

ساری غذا جسم کے اندر جمع ہوتی رہتی تو انسان پھول کر کیا سے کیا بن جاتا، لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کے بنائے ہوئے ایک محکم نظام کے ذریعے غذا کا جوہر تو انسانی جسم کے کام آجاتا ہے، باقی زائد از ضرورت فضلہ باہر نکل جاتا ہے، پھر انسان کے اعضاء پیدائش کے وقت جب پیدا ہوتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہوتے ہیں اور بڑھتے بڑھتے جوانی میں جب اعضاء کا حسن اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو جسم کا پہلے جیسا بڑھنا رک جاتا ہے۔اب غور کریں اعضاء کے بڑھنے کو کس نے روکا؟ پھر سوچو کہ یہ اعضاء جب بڑھے تو درخت کی شاخوں کی طرح بے ہنگم نہیں بڑھے بلکہ جسم کا ہر ہر عضو برابر بڑھا، یہ کس کا نظام ہے؟ اگر جسم کے باقی اعضاء بڑھتے اور سر یوں ہی چھوٹا رہتا، یا باقی اعضاء بڑھتے ہاتھ پاؤں چھوٹے رہتے تو کتنی مشکل ہوتی، یا ہاتھ پاؤں کان وغیرہ تو بڑھتے مگر ایک زیادہ بڑا ہو جاتا دوسرا قدرے چھوٹا تو انسان کتنا بدصورت معلوم ہوتا اور اگر جسم درختوں کی مانند بڑھتا ہی چلا جاتا تو کتنی پریشانی ہوتی۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ

صحت کی نعمت

قَالَ. رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَۃُ وَ الْفَرَاغُ

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان میں دھوکے میں پڑے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔‘‘

صحت کی نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، صحت ہے تو انسان دنیا کے سارے کام کرتا نظر آتا ہے صحت نہ رہے اور انسان بیمار پڑ جائے تو کام کرنا تو کجا دوسروں پر

بوجھ بن جاتا ہے، زندگی بے کیف ہوجاتی ہے، اور اگر مرض بڑھ جاتا ہے تو موت کو پسند کرنے لگتا ہے گھر میں کوئی ایک بیمار پڑ جائے تو گھر کا سارا نظام خراب ہوجاتا ہے، خصوصاً اگر بیوی یا شوہر بیمار ہوجائے۔ صحت کی نعمت کا اندازہ کرنا ہو تو کبھی ہسپتال چلے جائیں۔

صحت کی نعمت کا شکر!

اس کا شکر یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے احکامات بجالائیں اور آنحضورﷺ کی سنتوں پر عمل کریں اور جب تک صحت ہے انسانیت کی خوب خوب خدمت کریں۔

امراض اور تکالیف اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت

صحت کے ساتھ امراض اور پریشانیوں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئاً وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئاً وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورہ بقرہ پ۲)

ترجمہ: ”ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔“

ہمارے رب کریم نے دنیا کی ساری بہاریں ہمارے لئے بنائیں دنیا میں کچھ چیزیں ایسی بھی رکھ دیں جو طبعاً ہمیں ناگوار معلوم ہوتی ہیں مگر ہر ناگوار چیز ضروری نہیں کہ وہ بے فائدہ ہو، انہیں چیزوں میں امراض اور تکالیف بھی ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہیں اور بہت ہی فائدہ کی چیزیں ہیں۔ مگر انسان ان کو طبعاً ناپسند کرتا ہے۔ اللہ والے اس کی

مثال یوں دیتے ہیں جیسے چھوٹا بچہ ماں کے نہلانے کو ناپسند کرتا ہے اور ماں جب اسے نہلاتی ہے تو خوب روتا دھوتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اگرچہ اس کی چیخیں ماں کے دل کو چھلنی کر رہی ہوتی ہیں مگر ماں اس کی پرواہ نہیں کرتی اس کو نہلاتی دھلاتی ہے اور اس کا میل کچیل خوب صاف کرتی ہے۔ ایسے ہی اللہ تبارک تعالیٰ جو ہم سے ماں سے زیادہ پیار کرتے ہیں وہ ہمیں زندگی میں کبھی کبھی بیمار کرتے رہتے ہیں اور ان بیماریوں کے ذریعے ہمارے گناہوں کا میل کچیل صاف کرتے رہتے ہیں اور کبھی ہمارے بچوں کو بیمار کردیتے ہیں اس سے بھی ہماری اصلاح ہوتی ہے اسلیے کہ انسان اپنی تکلیف برداشت کر لیتا ہے اور بچے کی تکلیف سے بالکل ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتا ہے۔ اسی طرح امراض اور تکالیف کی وجہ سے انسان کے دل سے تکبر اور بڑائی نکل جاتی ہے اور دل ٹوٹ جاتا ہے، اللہ تبارک تعالیٰ کا بسیرا ایسے ٹوٹے ہوئے دلوں میں ہوتا ہے اور یہی بیماریاں انسان کو آخرت اور قبر یاد دلاتی ہیں اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ جن لوگوں سے دین و دنیا میں بڑا کام لینا چاہتے ہیں ان کو بھی خوب امراض اور تکالیف سے دوچار کرتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْهُ.

ترجمہ: ”اللہ تبارک وتعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے تکلیفوں میں ڈال دیتے ہیں۔“

اسی طرح بیماریوں سے انسان کی استعداد مضبوط ہوجاتی ہے جیسے مٹی کی بنی ہوئی کچی اینٹ چند دن بھٹی میں رہ کر اتنی مضبوط ہوجاتی ہے کہ سینکڑوں بارشیں بھی اس کو نقصان نہیں پہنچاسکتیں۔ بعض امراض کسی بڑے مرض سے بچانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں، راقم کو جامعہ کی مصروفیات کی وجہ سے بہت کم پانی پینے کی عادت تھی اچانک گردے کے درد میں مبتلا ہوگیا ڈاکٹروں سے رجوع کیا معلوم ہوا پتھری ہے، پانی پینا جسم کیلئے بہت زیادہ فائدہ

مند تھا ویسے عادت نہ بنتی تھی مگر اس مرض نے آ کر عادت بنوادی اور ایسے ہی بعض لوگ بعض غلط چیزوں کے عادی ہو جاتے ہیں جو جسم کو نقصان پہنچا رہی ہوتی ہیں پھر کوئی چھوٹا مرض آ کر انسان کو متوجہ کر دیتا ہے اور انسان وہ چیز چھوڑ دیتا ہے۔اور انہیں امراض کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ انسان کی آزمائش بھی کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے زبانی محبت کا دعویٰ رکھتا ہے یا یہ محبت دل میں بھی رچ بس گئی ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ O

ترجمہ: ’’ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کسی قدر خوف اور فاقہ سے اور مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ بشارت سنا دیں صبر کرنے والوں کو، جب ان پر مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ تبارک تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب اللہ تبارک تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں، ان ہی لوگوں پر رحمت نازل ہوتی ہے ان کے رب کی طرف سے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔‘‘

فائدہ: انسان کو دنیا کی چیز کا غم زیادہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ ان سب چیزوں کو اپنا سمجھتا ہے، اس لئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کے اندر یہ بتلایا یوں کہو ہم سب اللہ کے ہیں، یہ مال، یہ کوٹھی، یہ کاریں، والدین، بیوی، شوہر، اولاد، بلکہ جو جسم ہمارے پاس ہے یہ سب اللہ تبارک تعالیٰ کا ہے اپنا تو کچھ ہے ہی نہیں، بلکہ اس رب کریم کا احسان سمجھو کہ اتنے عرصہ تک والدین، بیوی، شوہر، اولاد مال و دولت کے ذریعے تمہیں راحت پہنچائی اب اس نے اپنی

امانت واپس لے لی ہے تو صبر کرو پھر اگر محبوب فوت ہو گیا تو غم نہ کرو یہ جدائی عارضی ہے عنقریب ملاقات ہو جائے گی، آزمائش اور امتحان بھی بقدر ایمان ہوتا ہے، انبیاءؑ کا ایمان اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اس لئے ان کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَشَدُّ الْبَلَاءِ اِلَانْبِيَاءُ ثُمَّ اَلَا مْثَلُ فَالْاَمْثَلُ

ترجمہ: ’’سب سے زیادہ آزمائش انبیاءؑ کی ہوتی ہے پھر درجہ بدرجہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقرب اور محبوب بندے ہوتے ہیں۔‘‘

واقعہ: اساتذہ سے سنا ہے حضرت مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ جیل میں تھے اور ان کی بیٹی آمنہ سخت بیمار ہوگئی، حکومت سے اجازت مانگی کہ بچی کو دیکھ لوں لیکن اجازت نہ ملی اور بچی کا آخری وقت آ پہنچا تو انہوں نے عجیب وغریب شعر کہے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس وقت تسلیم ورضا کی کیسی تصویر بنے ہوئے تھے۔

آمنہ تو بھی شفا پائے تو کچھ دیر نہیں
ہم تو مجبور ہیں پر اللہ تو مجبور نہیں

ہم کو تقدیر الٰہی سے نہ شکوہ نہ گلہ
اہل تسلیم و رضا کا تو یہ دستور نہیں

تیری صحت ہم کو مطلوب ہے لیکن اس کو
نہیں مطلوب تو ہم کو بھی مطلوب نہیں

ایک حدیث میں آتا ہے بیمار کی دعائیں ایسے قبول ہوتی ہیں جیسے فرشتوں کی

دعائیں قبول ہوتی ہیں اوران امراض میں صبر کرنے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ

ترجمہ:''اللہ تبارک وتعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

پھران امراض اور تکالیف سے اضطراری مجاہدہ ہوتا ہےاور صبر کرنے سے خوب روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔

والدمحترم حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کی شہادت پر حضرت شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بڑی پیاری بات ارشاد فرمائی، فرمایا کہ ہزاروں تہجدوں اور نفلوں سے بعض اوقات وہ روحانی ترقی حاصل نہیں ہوتی جوان صدمات کے آنے سے حاصل ہوتی ہے، بشرطیکہ ان پر صبر کرلیا جائے۔جیسے کہ بعض امراض میں جب عام دوائی کام نہ کرے تو بجلی کے کرنٹ لگائے جاتے ہیں۔خلاصہ یہ ہے کہ امراض اور تکالیف انسان کیلئے کئی اعتبار سے نعمت ہیں۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ترجمہ:''صبر کرنے والوں کوان کا بدلہ بے حساب دیا جائے گا۔''

تکالیف اورامراض میں اللہ تعالیٰ کا شکراورصبر

اللہ والے تکالیف میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔حضرت ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا یہ بتاؤ کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کھانے کو دیتے ہیں تب کیا کرتے ہواور جب نہیں دیتے تب کیا کرتے ہو؟فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ کھانے کو دیتے ہیں تو کھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا

کرتے ہیں اور جب نہیں دیتے تو صبر کرتے ہیں۔اس پر حضرت ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ تو بلخ کے کتے بھی کرتے ہیں ملنے پر شکر اور نہ ملنے پر صبر کرتے ہیں تو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ کھانے کو دیتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالی کے راستہ میں خیرات کردیتے ہیں اور جب نہیں دیتے تو شکرادا کرتے ہیں۔بحرحال بزرگوں کے ذوق مختلف ہوتے ہیں ہمارے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ امراض اور تکالیف پر صبر کریں اور غلط زبان استعمال نہ کریں۔

بے ہوشی کی نعمت!

بے ہوشی کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اگر انسان اچانک حادثہ کا شکار ہوجائے تو انسان عام طور پر بے ہوش ہوجاتا ہے پھر کچھ بھی ہوتا رہے انسان کو کچھ پتہ نہیں چلتا، اس طرح آپریشن وغیرہ میں ڈاکٹر حضرات انسان کو بے ہوش کردیتے ہیں اور آرام سے جسم چیرتے پھاڑتے اور سیتے ہیں اور انسان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی، ذرا سوچیئے اگر یہ بے ہوشی کی نعمت نہ ہوتی تو انسان کو سخت حادثوں اور آپریشن کی صورت میں کتنی تکلیف ہوتی؟ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا جسم سن نہیں ہوتا ایسی صورت میں ان کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس لئے بے ہوشی اور جسم کے سن کرنے پر سن ہوجانا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰالِکَ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَتَفَکَّرُوْنَ

روح کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ .

ترجمہ: ''اور یہ لوگ سوال کرتے ہیں آپ سے روح کے بارے میں، آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے۔''

روح اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت اور اس کا امر ہے۔ جب یہ جسم میں اپنا بسیرا کرتی ہے تو جسم کے انگ انگ، کونے کونے، اور روئے روئے میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے، چہرے کی خوبصورتی، آنکھوں میں چمک اور اعضاء میں لچک یہ سب روح کا کرشمہ ہی تو ہے۔ جب تک روح موجود ہے سارے اعضاء کام میں لگے ہوئے ہیں دل دھڑک رہا ہے، پھیپھڑوں میں سانس کا نظام جاری ہے اور انسان زندگی میں بڑے بڑے کارنامے کرتا ہے اور چاند پر کمندیں ڈالتا ہے، لیکن جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ عظیم نعمت اللہ کے حکم سے جسم سے کوچ کر جاتی ہے تو انسان کا جسم بے کار ہو جاتا ہے۔ بلکہ اتنا بے کار ہو جاتا ہے کہ اب اس جسم کو چند دن کیلئے زمین سے باہر رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

روح اور جسم کی حیثیت!

روح جسم میں اصل ہے اور جسم اس کا تابع، اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ جسم ایسا ہے جیسے ایک بہت ہی خوبصورت گاڑی ہو اور روح اس گاڑی کا سوار یا جسم تو ایسے ہے جیسے بادام، اخروٹ وغیرہ کا چھلکا اور روح ایسے جیسے اس کی گری۔ تو معلوم ہوا روح اصل ہے اور پھر جسم پر فنا ہے روح پر فنا نہیں، روح چونکہ اصل ہے اس لئے اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم سے ہزاروں سال پہلے پیدا کیا پھر جسم کے تیار ہونے پر اس کا رشتہ ایک بہت ہی مختصر وقت کیلئے جسم سے جوڑ دیا۔ پھر جیسے جسم کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح روح کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور جیسے جسم میں امراض پیدا ہوتے ہیں اس سے زیادہ خطرناک اور

مہلک امراض روح میں پیدا ہوتے ہیں اور جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم کیلئے غذا کا انتظام فرمایا ہے اس سے زیادہ روح کیلئے غذاؤں کا انتظام فرمایا ہے اور جسم چونکہ زمین کی طرف سے آیا ہے اس لئے اس کی غذا بھی زمین کی طرف سے آ رہی ہے اور روح چونکہ آسمان سے آئی ہے اس کی غذائیں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمان سے اتاریں، اور جسم چونکہ کثیف اور ٹھوس ہے اسی طرح اس کی غذا بھی کثیف اور ٹھوس ہے اور روح چونکہ لطیف ہے اس لئے اس کی غذا بھی لطیف ہے۔

روح کی غذا کیا ہے؟

روح کی غذا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر، قرآن کی تلاوت اور تمام اعمال صالحہ کا کرنا ہے۔

روح کے امراض!

روح کے امراض انتہائی مہلک اور خطرناک ہیں، جسم کے امراض تو زیادہ سے زیادہ جان لیوا ثابت ہوتے ہیں مگر روح کے بعض امراض ایمان لیوا ثابت ہو کر ابدی پریشانیوں میں مبتلا کر سکتے ہیں، اس لئے روح کو تروتازہ رکھنے کیلئے اس کو غذا دینا اور روح کے امراض کا علاج کرنا انتہائی ضروری ہے۔

روح کے معالج!

روح چونکہ انتہائی لطیف چیز ہے اس لئے اس کے امراض سمجھنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں اس کے علاج کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاءؑ کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آنحضرت ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ ﷺ کے بعد علماء ربانی کو یہ کام سونپا گیا۔

انتہائی افسوس!

آجکل کی صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے کہ روح جو اصل ہے اور ایسی چیز ہے جو فنا نہیں ہوگی، اس کو غذا فراہم کرنے اور اس کے امراض کا علاج کرنے کی فکر مدھم پڑتی جا رہی ہے اور سارا زور فانی جسم کو غذا فراہم کرنے اور اس کے امراض کے علاج پر صرف کیا جا رہا ہے۔

ذرا غور تو کریں کہ آج صبح سے شام تک اور رات دن ہماری فکر کیا ہے سوائے اس کے کہ جسم کو غذا اور راحت پہنچائی جائے اور اس کیلئے بازاروں میں کھانے پینے اور دوسری چیزوں کے انبار لگے ہوئے ہیں اور جسم کے امراض دور کرنے کیلئے بڑے بڑے ہسپتال قائم ہیں اور میڈیکل اسٹورز دواؤں سے بھرے پڑے ہیں اور روح جس کے سنور جانے پر آخرت کی ابدی ابدی نعمتوں کا دارومدار ہے اس کی غذا حاصل کرنے اور اسکے مہلک امراض سے بچنے کیلئے جو کچھ ہم کر رہے ہیں اس کا اندازہ ہم میں سے ہر ایک آدمی خود کر سکتا ہے۔

روحانی امراض کا علاج!

روحانی امراض کا علاج یہ ہے کہ کسی صحیح اللہ والے سے رجوع کیا جائے۔

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ کوئی صحیح اللہ والا انسان ملتا نہیں جس سے تعلق قائم کر کے اپنی اصلاح کی جا سکے؟

جواب: جیسے اچھے اور صحیح ڈاکٹر کم ملتے ہیں اس طرح صحیح اللہ والے جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے اور جو خود قرآن وسنت کے پابند ہوں اور متعلقین کو بھی قرآن وسنت کا پابند بناتے

ہیں، کم ہی ملتے ہیں، لیکن ملتے ضرور ہیں، بس تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

اہم بات

میرے شیخ حضرت اقدس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے (جو لاہور میں رہتے تھے) سے پوچھا، کسی اللہ والے سے تعلق قائم کرلیا؟ تو بیٹے نے جواب دیا، حضرت کوئی صحیح اللہ والا ملتا ہی نہیں، حضرت نے فرمایا: کیا اس وقت تم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں ہو، جیسے تم ہو تمہاری اصلاح کیلئے اللہ والے موجود ہیں تلاش کی ضرورت ہے۔

دردمندانہ گزارش!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا

ترجمہ: ”تحقیق مراد کو پہنچا وہ (شخص) جس نے اس (نفس) کو سنوارا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس (نفس) کو خاک میں ملا چھوڑا۔“

اس لئے تمام دوستوں اور ماؤں بہنوں سے گزارش ہے کہ اپنی روح کے سنوارنے کی فکر کریں اور کسی صحیح اللہ والے سے تعلق قائم کریں اور جب تک کوئی ایسا انسان نہ ملے، اپنے بزرگوں کی اصلاحی کتابوں کا مطالعہ کریں، خصوصاً حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور ملفوظات اور شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے اصلاحی خطبات کا اصلاح کی نیت سے روزانہ مطالعہ کا معمول بنائیں۔

موت کی نعمت!

اللہ تبارک تعالیٰ کاارشاد گرامی ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ترجمہ:''ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اَيْنَمَاتَكُوْنُوْايُدْرِكْ كُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْكُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ

ترجمہ:''تم جہاں کہیں بھی ہو وہاں تم کو موت آ کر رہے گی اگر چہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔''

دنیا کی ہر چیز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے مگر موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا انکار کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا نہیں کرتا موت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت اور اس کا تحفہ ہے حدیث میں آتا ہے ''اَلْمَوْتُ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ'' آپ ﷺ نے فرمایا موت مومن کا تحفہ ہے۔ایک حدیث میں ارشاد فرمایا انسان دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے مگر وہ دونوں چیزیں انسان کیلئے فائدہ دینے والی ہیں، ایک موت جس کو انسان ناپسند کرتا ہے مگر موت تمام پریشانیوں سے نجات دلانے والی ہے، دوسرا مال کا کم ہونا انسان کو ناپسند ہے مگر مال کا کم ہونا انسان کیلئے مفید ہے۔

؎ کون سہہ سکتا ہے حیات جاوداں کی سختیاں
موت نے زندگی پر احسان کیا کیا کئے

حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کے قریب یہ شعر اپنی کاپی میں لکھ دیئے۔

؎ لوگ کہتے ہیں مظہر مر گیا
مظہر درحقیقت اپنے گھر گیا

ذرا سوچیئے! اگر سارے انسان جو دنیا میں پیدا ہو رہے ہیں زندہ رہتے تو کتنے مسائل پیدا ہوتے، اگر کسی گھر میں پانچ دادے، پانچ دادیاں، پانچ نانے اور پانچ نانیاں جمع ہو جائیں تو اس گھر کا کیا حال رہے گا۔اور پھر چونکہ انسان زندگی کے امور کو نمٹاتے تھک جاتا ہے اور زندگی سے بے زار ہو جاتا ہے اس لئے موت کا آنا بھی بہت بڑی نعمت ہے

ایک حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُّوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ

ترجمہ:''موت ایک پل ہے جو ایک دوست (انسان) کو دوسرے دوست (اللہ تبارک وتعالیٰ) تک پہنچا دیتا ہے۔''

حضرت ابوالدرداءؓ کا قول ہے:

اُحِبُّ الْفَقْرَ تَوَاضُعًا لِرَبِّىْ وَاُحِبُّ الْمَرَضَ تَكْفِيْرً الْخَطِيْئَتِىْ وَاُحِبُّ الْمَوْتَ لِقَاءً لِرَبِّىْ.

ترجمہ:''میں فقر کو پسند کرتا ہوں تا کہ اپنے رب کے سامنے تواضع کرسکوں، اور مرض کو پسند کرتا ہوں گناہوں کے کفارہ کیلئے اور موت کو پسند کرتا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ملاقات کیلئے۔''

جسم کا گلنا سڑنا نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ:''جو روئے زمین پر موجود ہیں وہ سب فنا ہو جائیں گے اور باقی رہے گی تیرے پروردگار کی ذات جو عظمت اور احسان والی ہے۔''

مرنے کے بعد انسانی جسم عام طور پر جلد گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے بجز انبیاء اور بہت سارے اللہ کے نیک بندوں کے۔

اگرچہ رشتہ داروں اور اقرباء کا گلنا سڑنا ہم پر شاق گزرتا ہے، مگر حقیقت کے اعتبار سے یہ بھی انسانوں کیلئے ایک نعمت ہے، ذرا غور کیجئے اگر جسموں میں یہ گلنا سڑنا نہ ہوتا اور جسم قبروں میں سالم رہتے تو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا، ایک تو ہر طرف قبریں ہی قبریں ہوتیں عمارات بنانے کیلئے کھدائی کرتے تو ہر طرف انسانی جسم نظر آتے، پھر یہ بھی کہ کسی کی جوان بہن یا بیٹی فوت ہوگئی اب اسے دفن تو کر دیا مگر اوباشوں سے جسم کی حفاظت کس طرح کرتا اور کب تک کرتا پس پاک ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات جس کے ہر کام میں سینکڑوں ہزاروں حکمتیں ہوتی ہیں، جن کا احاطہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے جب کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے، کہ اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا بھی چاہو تو نہیں کر سکتے، پھر ہر ہر نعمت کس کس اعتبار سے نعمت ہے اس کا احاطہ ہمارے لئے مشکل ہے، مگر جسم انسانی کی چند نعمتوں کو یہاں بیان کر کے فکر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں کتنی نعمتیں دی ہیں اور ہر نعمت کتنی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔

والدین کی نعمت!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ

ترجمہ:''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق تاکید کی ہے (احسان کی) اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا (پھر) دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے (اور ہم نے انسان کو یہ بھی وصیت کی)، کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا، میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

والدین کی نعمت بھی رب کریم کی عظیم نعمت ہے۔ اگر انسان دنیا میں یوں ہی بھیج دیا جاتا اور کہا جاتا کہ اپنے لئے چیزوں کا خود انتظام کرو تو کتنی مشکل ہوتی۔ ذرا سوچیں ابھی انسان ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ والدین کے دل میں انسان کی محبت ڈال دیتے ہیں، ابھی آیا نہیں اور اس کیلئے چیزیں بنانا شروع کر دیتے ہیں کپڑے تیار کرتے ہیں، صابن، تولیہ، غرض ہر چیز تیار کر دی جاتی ہے۔ ماں بچے کیلئے اس کی آمد سے پہلے کتنی تکلیفیں سہتی ہے اور پھر پیدائش کی تکلیف اٹھاتی ہے اس کے بعد بچہ دنیا میں آتا ہے، والدین اس کا ہر قسم کا خیال رکھتے ہیں راتوں کو اس کی خاطر جاگتے ہیں، جو کپڑے خراب کر دیتا ہے اس کو ماں دھوتی ہے، ذرا بیمار ہو جائے تو والدین پریشان ہو جاتے ہیں علاج کراتے ہیں، تھوڑا بڑا ہو جاتا ہے تو تعلیم کی فکر کرتے ہیں اچھی خاصی رقم خرچ کر کے اس کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں اور بڑا ہونے پر شادی کی فکر کرتے ہیں ذرا سوچیں اگر یہ سارے کام ہمیں خود کرنے پڑتے تو کتنی مشکلات ہوتیں۔ یہ والدین کے دل میں ہماری محبّت کس نے ڈالی؟ والدین کی نعمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں سے کوئی آخرت کی طرف کوچ کر جاتا ہے اس لئے اس نعمت کا بھی خوب خوب شکر ادا کریں اور والدین کی خدمت کر کے جنّت کی ابدی ابدی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

بیوی کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً

ترجمہ: ’’اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے بیویاں پیدا کیں تاکہ تمہیں ان کے پاس راحت مل سکے اور تم (میاں بیوی) میں محبت اور ہمدردی پیدا کردی اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں۔‘‘

انسان زندگی کے امور نمٹاتے نمٹاتے اور مشکلات حل کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور زندگی سے بے زار ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے سکون و راحت کیلئے لاکھوں نعمتیں پیدا کیں ان میں سب سے عظیم نعمت اور حسین نعمت بیوی کا تحفہ ہے۔

کبھی سوچا کہ یہ عظیم تحفہ کس نے پیدا کیا اور کس بناوٹ اور سجاوٹ سے پیدا کیا اور اس میں راحت اور سکون کیلئے کیا کیا خزانے سمو دیئے خوب سوچو اگر عورت دنیا میں نہ ہوتی تو دنیا کی زندگی کتنی پھیکی ہوتی اور اگر پیدا تو ہوتی مگر ان کی پیدائش بہت کم ہوتی کہ سو مرد اور ایک عورت تو کتنے مرد اس نعمت سے محروم رہ جاتے پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے اس عظیم تحفہ کو پیدا ہی نہیں کیا بلکہ ایک اور احسان کیا کہ ’’وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً‘‘ میاں بیوی کے دلوں میں محبّت اور رحمت ڈال دی۔

حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ فرماتے تھے جوانی میں محبّت کا غلبہ ہوتا ہے اور بڑھاپے میں رحمت غالب آجاتی ہے، یعنی جوانی میں میاں بیوی کے درمیان محبت کی زیادتی

ہوتی ہے اور اس سے زندگی کی گاڑی آسانی سے چلتی ہے اور بڑھاپے میں محبت کا جوش کم ہو جاتا ہے مگر میاں بیوی ایک دوسرے پر رحم کھانے لگتے ہیں شوہر کہتا ہے اس بے چاری نے ساری زندگی میری خدمت پر صرف کردی اس لئے رحم کھاتا ہے یہی حال بیوی کا بھی ہوتا ہے اب غور کریں میاں بیوی میں یہ محبت کس نے ڈالی مرد کی فطرت میں عورت کی خواہش اور عورت کی فطرت میں مرد کی خواہش کس نے پیدا کی؟ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ آپس میں محبت نہ ڈالتے بلکہ سختی ڈالتے تو کیا زندگی میں سکون ملتا؟ پس اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس عظیم احسان پر غور کرو کہ ہم ابھی چھوٹے ہوتے ہیں ہمیں علم بھی نہیں ہوتا اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے لئے یہ عظیم تحفہ کسی گھر میں پیدا کر دیتے ہیں، پھر اس کے والدین اس کو پالتے ہیں اس کو تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں اور جب جوان ہو جاتی ہے تو رشتہ تلاش کرتے ہیں اور رشتہ ملنے پر اپنی چیز جس کو برسوں محنتوں سے پالا ہوتا ہے اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہوتا ہے کس خوشی کے ساتھ داماد کے ہاتھ پوری زندگی کیلئے پکڑا دیتے ہیں اور دامادوں کی نازبرداریاں الگ کرتے ہیں۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ

نیک بیوی کائنات کی عظیم نعمت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ.

ترجمہ: ’’دنیا کی ساری چیزوں کا فائدہ وقتی ہے اور وقتی فائدہ کی چیزوں میں بہترین چیز نیک صالحہ بیوی ہے۔‘‘

بیوی کا نیک صالحہ ہونا بہت بڑی نعمت ہے، بیوی نیک ہو تو گھر کی زندگی جنّت

بن جاتی ہے اور نیک بیوی دین کے کاموں میں شوہر کی معاون ثابت ہوتی ہے وہ خود بھی اعمال صالحہ کرتی ہے اور شوہر اور بچوں کو بھی اس پر آمادہ کرتی ہے اس لئے جب عورت کا انتخاب کریں تو نیک صالحہ بیوی کا انتخاب کریں۔

شوہر کی نعمت!

جس طرح مرد کیلئے بیوی نعمت ہے اسی طرح عورت کیلئے شوہر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت اور تحفہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کیلئے شوہر میں سکون وراحت کے اسباب پیدا کردیئے، وہ صبح شام گرمی سردی میں روزی کمانے کیلئے مجاہدے کرتا ہے افسروں اور مالکوں کی کڑوی کسیلی سنتا ہے، ذرا سوچیں تو مرد کس طرح عورتوں کے ناز نخرے برداشت کرتے ہیں۔

عورتیں اگر اپنی چیزوں پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مردوں سے کہیں زیادہ قیمتی اور قسما قسم کے سامان کپڑے زیورات اور جوتے وغیرہ عورتوں کے پاس موجود ہوں گے آخر ایسا کیوں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے شوہر کے دل میں بیوی کی محبت بھر کر اس کو بیوی کے ناز ونخرے برداشت کرنے پر لگا دیا۔ وہ صبح سے شام تک دکانوں، کارخانوں اور کھیتوں وغیرہ میں محنت مزدوری کرنے سے کمانے والی رقم کس طرح عورتوں پر خرچ کر ڈالتا ہے مردوں کے دل میں عورت کی شدید محبّت ڈال کر اللہ تبارک تعالیٰ نے عورت پر کس قدر احسان کیا اس پر عورتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے۔

فائدہ: میاں بیوی جب ایک دوسرے سے سکون اور راحت حاصل کریں تو اس وقت سوچا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں میاں بیوی کے درمیان یہ سکون اور راحت کا سامان رکھ دیا ہے تو جنت میں کیا سکون وراحت کی صورتیں ہوں گی اور کیا ہم جنت کی

تیاری میں لگے ہوئے ہیں یا صرف دنیا کی وقتی راحتوں کے پیچھے لگ کر جنّت کی ابدی راحت کا مزہ گنوا رہے ہیں۔

؎ لطف دنیا کے ہیں کے دن کیلئے
کھو نہ جنّت کے مزے ان کیلئے
یہ کیا اے دل تو بس پھر یوں سمجھ
تو نے ناداں گل دیئے تنکے لئے

نعمتوں سے دگنی راحت ولذت کا طریقہ!

اللہ والے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام نعمتوں سے دوگنی راحت اور لذت حاصل کرتے ہیں، وہ اس طرح کہ جب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی کسی نعمت وراحت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تو یہ سوچ کر حاصل کرتے ہیں کہ یہ تحفہ میرے محبوب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے میرے لئے ہے، جب یہ سوچ کر لذت وراحت حاصل کریں گے تو دوگنی لذت محسوس کریں گے۔ مثال سے یوں سمجھئے کہ ایک آدمی رس گلے کھاتا ہے تو رس گلوں میں ایک تو اپنی لذت ہوتی ہے لیکن اگر اس کو کوئی کہے کہ یہ تمہاری محبوبہ نے بھیجے ہیں تو اس کو دوگنی لذت اور راحت محسوس ہوگی، جب محبّت مجازی سے لذت دوگنی ہوجاتی ہے تو محبت حقیقی سے لذت کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟ اس لئے جب کسی نعمت سے لذت، راحت اور سکون حاصل کریں تو سوچیں کہ یہ میرے رب کی طرف سے تحفہ ہے۔

سوال: آجکل میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے وبائی صورت اختیار کرچکے ہیں اور گھر

کے گھر جہنم بن چکے ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟

جواب: تھوڑی بہت نوک جھونک تو زندگی کا حصہ ہے، بھوک نہ لگے تو کھانے کی لذت محسوس کیسے ہو، اگر امراض نہ ہوں تو صحت کی قدر کیسے معلوم ہو، اس لئے میاں بیوی کا کبھی کبھی (حدود میں رہ کر) ناراض ہو جانا فطری اور طبعی طور پر انسان کیلئے فائدہ مند ہے، چند دن کی ناراضگی کے بعد دوستی کی حلاوت زیادہ محسوس ہوگی اور دوستی پکی ہو جائے گی اس لئے اس میں پریشان نہ ہونا چاہئیے۔

حضور ﷺ نے ایک دن ہماری پیاری اماں جان حضرت عائشہؓ سے یوں فرمایا: اے عائشہؓ! جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تب بھی مجھے معلوم ہو جاتا ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تب بھی معلوم ہو جاتا ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آقا آپ کو کیسے معلوم ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو باتوں میں یوں کہتی ہو رب محمد (ﷺ) کی قسم یہ بات اس طرح ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو رب ابراہیمؑ کی قسم یہ بات یوں ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا جی یا رسول اللہ ﷺ لیکن میں صرف آپ کے نام کو چھوڑ دیتی ہوں (نہ کہ آپ کی محبت کو)۔

غرض میاں یا بیوی ایک دوسرے سے روٹھ جائیں تو پریشان نہ ہوں چند دن صبر کریں اور صلاۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگیں (انشاء اللہ) حالات ٹھیک ہو جائیں گے اور خدانخواستہ حالات ٹھیک نہ ہوں تو خدارا تین طلاقیں دے کر اپنے کو اور اپنی اولاد کو تباہ نہ کریں بلکہ کسی اچھے عالم اور مفتی سے رجوع کریں۔

ہاں اگر یہ ناراضگی اور جھگڑے حد سے بڑھتے رہیں تو یہ نقصان دہ ہیں اور ان کا سب سے بڑا سبب ٹیلیویژن، وی سی آر، ڈش دیکھنا اور فحش لٹریچر کا پڑھنا، اور دینی علوم سے ناواقف ہونا ہے۔ جب میاں بیوی بنے سنورے عورتوں اور مردوں کو دیکھیں گے تو ان کی

فکر اور سوچ انہیں کی طرف رہے گی، سیدھی بات ہے کہ انسان کو کسی چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ چیز نہ ملے، ایک دن روٹی نہ ملے تو پھر روکھی سوکھی روٹی بھی اچھی لگتی ہے، سخت پیاس لگی ہو تو پانی کی قدر معلوم ہوتی ہے، اسی طرح اگر میاں بیوی حرام چیزوں سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں گے تو میاں بیوی کو ایک دوسرے کی قدر آئے گی، اس لئے گھر کی زندگی پرسکون کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں اپنے آپ کو حرام لذتوں سے بچائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ حلال لذت میں اضافہ فرمادیں گے۔

اولاد کی نعمت!

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد باری ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (سورہ شورہ پ ۲۵)

ترجمہ: ''اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے زمین میں اور آسمان میں جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ بڑا جاننے والا، قدرت والا ہے۔''

یہ چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے بچے ہنستے کھیلتے کتنے بھلے معلوم ہوتے ہیں، ان کی پیاری پیاری توتلی باتوں سے دل کتنا خوش ہوتا ہے، ان کی فطری معصومانہ ادائیں اداس دلوں کو کس طرح فرحت بخشتی ہیں اور بیٹا بڑا ہو جاتا ہے تو والدین کی کیسی کیسی خدمتیں کرتا ہے اور بیٹیاں والدین کیلئے کتنی رحمت بنتی ہیں اور ان کی کیسی کیسی خدمتیں انجام دیتی ہیں، اگر بچوں میں

کہیں بگاڑ بھی آتا ہے تو اس کا سبب اچھی تربیت کا فقدان ہوتا ہے، کبھی سوچا کہ یہ عظیم نعمت اور تحفہ کس محسن کا عطا کردہ ہے اور اس کی اس نعمت پر ہم کتنا شکر ادا کر رہے ہیں؟

بچوں کی خلقت پر غور کریں کہ کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو خوب صورت چہرہ، نرم و نازک انگلیاں، نرم و ملائم بال عطا کیے، غرض یہ کہ ہر چیز کو اللہ تبارک تعالیٰ نے کس خوبصورت اور پیارے انداز میں پیدا فرمایا:

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

پھر سوچیں اگر بچہ یا بچی پیدائشی طور پر ذہنی معذور ہوتا، نابینا ہوتا یا اسی طرح اور اعضاء نہ ہوتے کتنی مشکل ہوتی، پس ہر ہر نعمت پر خوب غور کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر اس طرح ادا کریں کہ بچوں کو اسلامی تربیت دیں ان کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور ﷺ کی محبت اور عظمت پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، بچے سے سوال کریں کہ تمہیں کس نے پیدا کیا؟ تمہاری آنکھیں کس نے بنائیں؟ اور تمہارے ابو امی اور بہن بھائیوں کو کس نے پیدا کیا؟ مختلف چیزوں (مثلاً زمین، آسمان، پھل، پھول، سبزیوں) کے متعلق پوچھیں، کھانے کے دستر خوان پر پوچھیں کہ بیٹا یہ مختلف چیزیں جو ہم کھا رہے ہیں، کس نے بنائی ہیں اس طرح ایک تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا یقین دل میں پیدا ہوگا اور دوسرا اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت میں اضافہ ہوگا۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں پر عظیم احسان فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ رب العزت ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں اپنی قدرت اور عظمت سے معصوم بچوں کی تخلیق فرماتے ہیں اور انسان کی ضرورت کی ساری چیزیں خوبصورتی کے ساتھ انسان کے اندر سمو دیتے ہیں کہ ضرورت بھی پوری ہوتی ہے اور حسن بھی دو بالا ہوتا ہے۔ آنکھیں ضرورت کو بھی پوری کرتی ہیں اور چہرے کے حسن میں بھی اضافہ کرتی ہیں۔ کان ایک

ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور چہرے کے حسن میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ ناک ایک ضرورت کو پورا کرتی ہے اور حسن میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ ہونٹ ایک ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور حسن میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ گال ایک ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور حسن میں بھی خوب خوب اضافہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی انگلیاں ضرورت کو پورا کرتی ہیں اور انسان کے حسن میں بھی اضافہ کرتی ہیں۔ غرض یہ کہ سر سے لے کر پاؤں تک انسان کی تمام ضروریات کو جسم کی تخلیق میں پورا کیا گیا اور حسن کو بھی قائم رکھا۔ انسان کا ایک ایک عضو اللہ کی قدرت، کبریائی، کاری گری کا عظیم شاہکار ہے۔

فائدہ: سارا جہاں مل جائے، سارے جہاں کے ڈاکٹر مل جائیں، سارے جہاں کے سائنسداں مل جائیں، وہ ایک آنکھ روشنیوں میں نہیں بنا سکتے، اللہ رب العزت اکیلے یومیہ ملینوں کھرب آنکھیں اندھیروں میں تیار کر کے انسانوں، جانوروں، درندوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں کو عطا فرما رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک زبان روشنیوں میں تیار نہیں کر سکتا، اللہ رب العزت اکیلے ملینوں کھرب زبانیں، قسما قسم کی زبانیں، مختلف سائزوں اور مختلف قسم کے ذائقوں کو اخذ کرنے والی زبانیں اندھیروں میں تیار کر کر کے ساری مخلوق کو عطا فرما رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک دل روشنیوں میں نہیں بنا سکتا اللہ رب العزت اکیلے بغیر کوئی کمپنی بنائے، بغیر کسی کے تعاون کے اندھیروں کے اندر ملینوں کھرب مختلف سائز کے دل یومیہ بنا رہا ہے اور خوبصورتی کے ساتھ تمام مخلوقات کے دل اپنے اپنے مقام پر فٹ کر رہا ہے۔ سارا جہاں مل جائے ایک ایسی مشین بھی ایجاد نہیں کر سکتا جو مختلف چیزوں کی خوشبوئیں سونگھ سکے اللہ رب العزت اکیلے یومیہ ملینوں کھرب خوشبو سونگنے والی مشین مختلف چھوٹے بڑے سائزوں میں ساری مخلوق کو عطا فرما رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک معدہ نہیں بنا سکتا اللہ رب العزت اکیلے ملینوں کھرب لاکھوں قسم کے مختلف چیزوں کو

ہضم کرنے والے معدے بنا کر ساری مخلوق کے معدوں کے مقام پر فٹ کر رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک گردہ تیار نہیں کر سکتا اللہ رب العزت ملینوں کھرب لاکھوں قسم کے مختلف سائزوں والے گردے ساری مخلوق کو عطا فرما رہے ہیں، بلکہ اپنے مقام پر فٹ کر کے دے رہے ہیں۔ اس لئے کہ چیز کا ہونا ایک نعمت ہے اور اس کا اپنے مقام پر فٹ ہونا دوسری نعمت ہے۔ دنیا میں جب انسان کا کوئی عضو خراب ہو جائے تو اس میں راڈ یا پلیٹیں وغیرہ ڈالی جاتی ہیں۔ پلیٹوں اور راڈوں کے حصول میں ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں اور پھر ان کی فٹنگ میں یعنی آپریشن میں ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

قربان جاؤں اپنے عظیم رب پر جو ساری مخلوق کو یومیہ ملینوں کھرب قسما قسم کی آنکھیں، زبان، کان، ناک، دل، گردے، معدہ، آنتیں، الغرض کہ ہر ہر چیز ساری مخلوق کو عطا بھی کرتا ہے اور اپنے اپنے مقام پر خوبصورتی کے ساتھ فٹ کر کے عطا کرتا ہے۔ تو دوستو، ماؤ، بہنو! اللہ رب العزت نے احسان فرمایا کہ ہمیں دنیا کے اندر نامکمل نہیں بھیجا کہ یہاں آکر مختلف چیزوں کو آپریشن کے ذریعے فٹ کروایا جاتا، بلکہ ضرورت کی ساری چیزیں اس عظیم ذات نے اپنی جانب سے ہدیہ اور گفٹ کیں اور ساتھ ساتھ ان کو اپنے اپنے مقام پر انتہائی خوبصورتی کے ساتھ فٹ کر دیا۔ جب انسان ہر اعتبار سے مکمل ہو گیا اور اس کے جسم میں کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تو اس کو دنیا کے اندر روانہ کر دیا۔

خاندان کی نعمت!

اللہ رب العزت نے انسان پر عظیم احسان فرمایا کہ اس کو کامل اور مکمل کر کے ہر چیز کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ انسان میں سمو کر، انسان کو دنیا میں روانہ کیا۔ اور یہ عظیم احسان فرمایا کہ انسان کی شدید محبت، والدین، دادا دادی، نانا نانی، سارے خاندان کے

دلوں میں ڈال دی تاکہ یہ انسان جب دنیا میں پہنچے تو سینکڑوں استقبال کرنے والے، ویلکم کرنے والے، پیار و محبت سے اس کی خدمت کرنے والے، اس کی ایک ایک چاہت کو پورا کرنے والے موجود ہوں۔ اس محبت کی عظیم نعمت کی وجہ سے انسان دنیا میں آیا نہیں ہوتا کہ اس کا شدید انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی آمد کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اس کی ساری چیزوں کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ پھر جب یہ انسان دنیا میں آتا ہے تو انتہائی نحیف و کمزور ہوتا ہے۔ اپنا کوئی کام بھی نہیں کر سکتا، لیکن اللہ رب العزت اس پر عظیم احسان فرماتے ہیں کہ اپنی محبت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ سارے خاندان کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ سارا خاندان اس شدید محبت سے مجبور ہو کر معصوم بچے کا استقبال کرتا ہے اور اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتا ہے۔ بیمار ہو جائے تو راتوں کو جاگتا ہے۔ پیشاب پاخانہ کر دے تو اس کو محبت سے صاف کرتا ہے۔ نئے کپڑے پہناتا ہے اور اس کو سینے سے لگا لیتا ہے۔ جب تھوڑا بڑا ہوتا ہے، ابھی بول نہیں پاتا، ہاتھوں سے اشارے شروع کرتا ہے، تو سارے خاندان سے اشاروں کے ذریعے معصوم بچہ اپنی باتیں منواتا ہے۔ سارا خاندان پیار و محبت سے اس کی باتیں مانتا ہے۔ جب تھوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے تو اللہ رب العزت اس کو توتلی زبان کی نعمت عطا فرماتے ہیں۔ بچہ صحیح زبان بولتا تو خاندان کے لئے اتنی کشش نہ ہوتی جو توتلی زبان کے اندر ہے۔ اپنی توتلی زبان میں مختلف قسم کی ٹوٹی پھوٹی باتیں کرتا ہے اور سارے خاندان کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ سارا خاندان اس کی باتوں سے محذوز ہوتا ہے۔

دادا دادی، نانا نانی کی نعمت!

اللہ رب العزت انسان کو جیسے والدین کی عظیم نعمت عطا فرماتے ہیں اور ان کے دل میں بچے کی شدید محبت ڈال کر بچے کی ساری ضرورتوں کو پورا کرواتے ہیں۔ ایسے ہی

دادا دادی، نانا نانی کے دل میں بچے کی شدید محبت ڈالتے ہیں۔ یہ سارے بچے کی خدمت میں لگ جاتے ہیں۔ والدین ابھی جوان ہوتے ہیں ان پر کاموں کا بوجھ زیادہ پڑ چکا ہوتا ہے، جبکہ دادا دادی، نانا نانی پر بوجھ کم ہو چکا ہوتا ہے اس لئے ان کے پاس فراغت زیادہ ہوتی ہے، تو یہ بچوں کو والدین سے زیادہ اکثر اوقات توجہ دیتے ہیں۔ ان کو بہلاتے ہیں، کہانیاں سناتے ہیں، چیزیں لے کر دیتے ہیں، سیر کرواتے ہیں۔ الغرض یہ کہ بچے کی ساری چاہتوں کو پورا کرتے ہیں اور خوب خدمت کرتے ہیں۔ دادا دادی، نانا نانی انسان کے لئے عظیم نعمت ہیں، جو جب تک زندہ رہتے ہیں اپنے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کی خوب خدمت کرتے رہتے ہیں۔

چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھیوں کی نعمت!

اسی طرح اللہ رب العزت انسانوں پر ایک عظیم احسان فرماتے ہیں کہ چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھی کی نعمت عطا فرماتے ہیں اور ان کے دلوں میں انسان کی محبت ڈال دیتے ہیں اور انسان کی خدمت پر ان کو لگا دیتے ہیں۔ بعض اوقات اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں چلے جائیں تو یہ رشتہ دار پیار و محبت کے ساتھ۔ بچے کی کفالت سنبھال لیتے ہیں اور مرحوم اور مرحومہ کی نشانی سمجھ کر بچے کی خوب خدمت کرتے ہیں۔ تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ زندگی بھر اس کی خدمت کرتے ہیں۔

سسرال کی نعمت!

اللہ رب العزت نکاح سے سسرال کی عظیم نعمت عطا فرماتے ہیں۔ جس کے ذریعے انسان کی بہت ساری ضروریات کو پورا کرواتے ہیں اور سسرال انسان کی خوب خدمت کرتا ہے۔ نکاح کے بعد میاں بیوی کے رشتہ دار ایسے سمجھتے ہیں جیسے ہم ایک خاندان

کے لوگ ہیں۔ سسرال والے خوب خوب انسان کی خدمت کرتے ہیں۔ کوئی مشکل پیش آئے تو تعاون کرتے ہیں۔

دوستوں اور سہیلیوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں دوستوں اور سہیلیوں کی نعمت بھی ہے۔ دوست اور سہیلیاں انسان سے بہت محبت کرتے ہیں اور انسان کو قدم قدم پر آنے والی مشکلات میں اکثر اوقات اس کا تعاون کرتے ہیں۔ انسان جب غم زدہ ہوتا ہے تو آ کر اس کو تسلی دیتے ہیں اور اس کا دل بہلاتے ہیں۔ تو دوستوں اور سہیلیوں سے انسان کو بہت ساری فرحتیں حاصل ہوتی ہیں۔ الغرض دوست مردوں کے لئے اور سہیلیاں عورتوں کے لئے اللہ کی عظیم نعمت ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ: لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ.